فائزہ افتخار

[illegible]

مکمل ناول

کمرے میں داخل ہونے سے پہلے ایک عجیب سے اضطراب نے اسے گھیر رکھا تھا' وہ اس اضطراب کی وجہ جانتا تھا۔ زندگی کا یہ نیا موڑ من چاہا ہونے کے باوجود "اچانک" تھا۔ … وہ اس کے دل میں چھپ کے بیٹھی یہ خواہش اپنی اس پذیرائی پر … کی تھی … اس نے بھی تو عرصہ ہوا خود ہی … خواہش … کا اعلان کیا تھا … ایسے میں اگر بن مانگے وہ مل جائے جس کی تمنا کی جسارت کرنا بھی دشوار لگتا ہو تو شاید انسان اسی طرح گھبرا جاتا ہے' وہ بھی گھبرا اٹھا تھا۔ جب امی نے اسے اپنے فیصلے سے آگاہ کیا تو وہ چونک اٹھا۔

"کیا؟ کیا ایسا بھی ہو سکتا ہے' کیا کبھی ایسا ہو سکتا ہے' میں نے تو ایسا سوچا تک نہیں۔" وہ بڑبڑا رہا تھا۔ امی کے فیصلے پہ جی بھر کے حیران ہوا مگر خوش ہونے کی ہمت نہ کی۔ بھلا ان کے یک طرفہ فیصلے پر جشن مناتے پھرنا کہاں کی دانش مندی تھی بلکہ اسے تو ان پر ہلکا ہلکا غصہ آ رہا تھا۔

"وہ عورت تھی' میرے سامنے ایسا خیال ظاہر کرنے کی … وقت اور … لگی مجھے' اس خیال کو دل سے نکالنے میں اور اب پھر سے وہ مجھے الجھا رہی ہیں۔ اب… اب جبکہ میں الجھنے کے لیے آزاد بھی ہوں لیکن…"

لیکن تب … وہ خود کو خوش ہونے سے روک نہ سکا' جب امی نے اسے رشتہ طے ہونے کی خوش خبری سنائی اور یہ بھی کہ احریں بھی اس شادی کے لیے دل و جان سے راضی ہے۔

شادی بے شک سادگی سے ہوئی تھی۔ صبح نکاح اور اس کے ساتھ ہی رخصتی اور اسی رات … دعوت لیکن وہ احریں کی پذیرائی کو اس سادگی کی نذر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اپنا پورا کمرہ اس نے موتیے اور سفید گلابوں سے بھر دیا تھا۔ وہ جانتا تھا احریں کو سفید رنگ اور موتیے کی مہک کتنی پسند ہے۔ چار روز پہلے ہی اس نے اس بیڈروم کے آسمانی رنگ کو تبدیل کر کے وائٹ پینٹ کروایا تھا۔ مختصر یہ کہ بیڈروم کا دوسرا

UrduPhoto.com

دروازہ اور بڑی [illegible] کھلتی تھی، وہاں اس نے موتیے کے پودے کے بڑے بڑے [illegible] ے۔ وہ جب چاہے ہاتھ بڑھا کے موتیے کی کلیاں [illegible] نے اس کے اس اہتمام کو خاصا محسوس کیا تھا لیکن اس [illegible]

اس نے سوچا تھا وہ احمرین [illegible] کچھ "دکھ" کے ہی ظاہر کرے گا، وہ ساری بے تابیاں، وہ [illegible] اور وہ سارے کٹھن دشوار دن جو اس کو سا[illegible] اور مجبور بن کے گزارے۔ دل کو مسلنے، کچلنے کے وہ [illegible] تکلیف دہ مراحل اسے بتانے کا ارادہ تھا۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی اضطراب کی جگہ [illegible] ... وائٹ اور گولڈن [illegible] سے آراستہ اس [illegible] بیڈ کے وسط میں موتیا رنگ کے گھیر دار [illegible] اور چوڑی دار [illegible] بڑے سے گولڈن کام سے بھرے ہوئے دوپٹے [illegible] نے اس [illegible] کے شوق کو اور بھی بڑھا دیا۔

[illegible]

یہ [illegible]
کہ خواب زندگی تعبیر کی صورت میں آیا ہے

وہ بے ساختہ کہتا اس کے قریب [illegible] بیٹھ گیا۔ [illegible] پر دھرے اس کے کومل ہاتھوں میں [illegible] لرزش پیدا ہوئی [illegible] جھکے ہوئے سر نے اٹھتے اٹھتے خود کو پھر سے روک لیا وہ [illegible]

یہ کھلتے پھول سا چہرہ
جو اپنی مسکراہٹ سے جہاں میں روشنی کر دے
[illegible] نازکی بھرے
بدن اک ڈھیر ریشم [illegible]
جو ہاتھوں میں نہیں رکتا

وہ کہتا رہا، اس کا ہاتھ نامحسوس طریقے سے اس [illegible] ہاتھ [illegible] تک کا سفر طے کر گیا اور احمرین... وہ جیسے کسی اچانک [illegible] اثر تھی۔ اس کی آنکھیں بدستور جھکی ہوئی تھیں [illegible] کے باوجود اس کے چہرے سے تعجب کی تحریر بخوبی پڑھی جا سکتی تھی۔ [illegible] کوئی خوشبو کہ آنکھیں بند ہو جائیں۔

اس نے [illegible] کرتے ہوئے اس کا آنچل کچھ سرکایا۔

"بہت نزدیک سے دیکھیں تو چہرہ [illegible] جاتا ہے
[illegible] چار سو دو جھیل سی آنکھوں کا پہرا ہے
[illegible] طرح دیکھوں

اس کے لہجے میں [illegible] بے تابیاں تھیں، جو گزشتہ سالوں کی بندش سے [illegible] طوفان کر دی تھیں۔ احمرین الجھ تو پہلے ہی گئی [illegible] اس کی صبیح پیشانی پر ایک ہلکی سی شکن عارب کو [illegible] کر گئی۔

اس نے سرخ [illegible] دو طلائی کنگن نکالے۔ بے حد باریک اور نفیس [illegible] نگینے ان کی خوبصورتی بڑھا رہے تھے۔ اس نے احمرین کا [illegible] اس کے پہلو سے یوں اٹھایا جیسے کسی نازک سی کلی [illegible] کوئی قطرہ پور پر چن لیا ہو۔ وہ اس کی نازک سی کلائی [illegible] کنگن [illegible] تھا اور اس کے انداز میں کوئی مزاحمت نہ تھی لیکن [illegible]

[illegible] عارب نے اس سے [illegible]

"جانتی ہو [illegible] آج سے دو سال پہلے خریدے تھے۔"

تو اچانک... اچانک وہ اپنا ہاتھ کھینچ کے [illegible] عارب کی نرم گرفت مضبوط ہو گئی اور اس کا ہاتھ اپنے سینے سے لگاتے ہوئے اس نے اور بھی محصور کر لیا۔

"لیکن انہیں لیتے ہوئے [illegible] چہرہ میرے تصور میں تھا۔ میں نے جھٹکنے کی بہت [illegible] میں ایسا نہ کر سکا۔ میں نے ہار مان لی اور یہ کنگن ویسے کے ویسے رکھ لیے۔ [illegible] انہیں دیکھ کے تمہارا تصور کرنے سے خود کو باز رکھ پایا [illegible] انہیں تمہاری نذر کرنے کا اختیار رکھتا تھا، اس لیے یہ [illegible] دو سال تک پڑے رہے اور شاید عمر بھر پڑے رہتے اگر تم نہ [illegible] نہیں جانتیں احمرین! تم میرے لیے کیا ہو اور تم نے میری [illegible] کر مجھ پر کتنا بڑا احسان کیا ہے۔"

اس نے [illegible] بے یقین آنکھیں اٹھائیں، عارب

آنکھوں کا ڈسا
بھی سحر زدہ ہو گیا۔ وہ تو ویسے بھی ان آنکھوں کا اسیر
تھا اور اتنے قریب سے ان آنکھوں کی کرنیں خود پر
محسوس کرنا اسے بے خود کر گیا۔ اسی عالم بے
خودی میں اسے پہلی بار محسوس ہوا کہ یہ کرنیں کتنی
حدت لیے ہوئے ہیں۔ وہاں آنکھوں کی خوش رنگ
پتلیوں میں ناچتی وحشت سے بے خبر انجان اب تک
طلسمی پلکوں کے اٹھنے کے منظر میں ہی گم تھا۔
"تمہاری یہ پلکیں... یہ آج سے
نہیں بلکہ تین سال سے مجھ پہ جھکے ہوئے ہیں۔
میں جہاں بھی گیا، کہیں بھی رہا، ساتھ بھی رہا،
بادل میرا سایہ بنا رہا۔"
احمریں کی آنکھوں کی وحشت اب اجنبیت میں
بدل گئی۔ حیا نے رہی سہی اوڑھنی اور وہ کاٹ دار لہجے
میں بولی۔
"تو کیا آپ... کیا آپ پہلے سے مجھے..."
"ہاں احمریں! بہت پہلے سے جب سے تمہیں
دیکھا ہے، تب سے میں تمہارا اسیر ہوں۔
تمہاری پہلی جھلک نے مجھے جو گھائل کیا تھا، تمہاری
آنکھوں کا پہلی بار دیکھنا ہی تو مجھے لوٹ گیا..."
"بس... بس... اب ایک لفظ اور نہیں۔"
اس کی آواز اتنی بلند اور لہجہ اتنا کٹھور تھا کہ اقرار کے
پل میں دولہا عارب بھی چونک گیا۔ دلہن کا یہ روپ
اس کے لیے انجان اور غیر متوقع تھا۔ اس کی گہرے
بادلوں کی رنگت والی آنکھیں شفق رنگ لالی
لیے ہوئے تھیں جیسے وسط مئی کی کسی خشک شام میں
اچانک پچھم سے لال طوفانی آندھی کا جھکڑ اٹھ گیا ہو۔
ہر طرف گرد ہی گرد ہو، لالی ہی لالی ہو... اس کی
آنکھوں میں بھی اس وقت سب کچھ مٹیالا مٹیالا سا تھا۔

✲ ✲ ✲

اس رات ٹوٹے ہوئے ارمانوں کی گونج میں
ہم کتنی دیر چلتے رہے، کچھ پتا نہیں
کب تک ہم ان کہے لفظوں کی کرچیاں
زخم ہوا سے چنتے رہے، کچھ پتا نہیں

وہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ آخر اس سے ایسا کیا جرم
سرزد ہو گیا ہے جس کی پاداش میں اسے احمریں کی اپنی
نئی نویلی دلہن کی اس درجہ ناراضی کا سامنا ہے بلکہ یہ
رویہ تو شاید ناراضی سے بھی بڑھ کے کچھ تھا۔
اسے زہریلے الفاظ یاد آئے۔
"عارب مصطفیٰ! اگر آپ کے علم میں ہو تا کہ آپ
کی بظاہر ستھری اور نکھری شخصیت کے پیچھے اتنا مکروہ
کردار چھپا ہوا ہے تو میں کبھی آپ سے شادی نہ
کرتی۔"
اس نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھوں
سے کھینچا تھا اور اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ وہ کا رکا اسے
دیکھتا رہ گیا۔ اس نے ایک بار پھر اس سے وضاحت
طلب کرنا چاہی تھی، لیکن اسے آئینے کے سامنے
کھڑے نوچ نوچ کر زیورات اتارتے دیکھ کر رک گیا
اور جیسے ہی اس نے عارب کا دیا ہوا کنگن اتار کے
ڈریسنگ ٹیبل پر پٹخا، ایک کنگن نیچے گر کر لڑھکتا ہوا
[illegible] جا گرا۔ عارب کے اندر غیض و غضب کی
ایک لہر اٹھی، وہ اس کمرے سے باہر نکلا اور لان
میں آ گیا۔
وہ پچھلے ایک گھنٹے سے حبس بھری رات میں کھڑا
تھا۔ ابھی بھی اس کا اندر جانے کا ارادہ نہ تھا۔ ایک
ایسے کڑے اور اچانک گھٹنے پر اپنی دلہن کا یہ ہتک آمیز رویہ
کاری ضرب کی مانند تھا۔ جس نے برسوں تک اپنے
جذبوں کی ہوا تک کسی کو نہ لگنے دی ہو، جس نے ان خوش
رنگ آنکھوں تک پر ظاہر نہ کیا کہ کب اور کیسے
اچانک وہ ان کا اسیر ہوا۔
ایک من چاہی ہستی کا کھو جانا شاید اتنا تکلیف دہ
نہیں ہوتا، جتنا اذیت ناک اس شخص کی نفرت سہنا
ہوتا ہے، جس کی دنیا میں سب سے زیادہ تمنا کی جائے
اور اس نے اس کی تمنا کب نہیں کی تھی۔ تب
سے... جب پہلی بار اسے دیکھا تھا۔ اسے اب تک
آئینے پر جھلملاتی وہ دو آئینہ سی آنکھیں یاد تھیں۔

✲ ✲ ✲

یہ تقریباً تین سال پہلے کی بات ہے، وہ ایک انٹرویو

کے سلسلے میں اسلام آباد جا رہا تھا [illegible] لیے صبح چار بجے والی کوچ میں بیٹھا۔

کوچ میں زیادہ مسافر بھی نہیں تھے۔ اکا دکا لوگ نظر آ رہے تھے [illegible] وہ دو لڑکیاں کوچ کے چلنے سے بس چند ہی منٹ پہلے [illegible] کا احساس ہوا۔ دونوں لڑکیوں کے پاس ایک ایک [illegible] جبکہ ہاتھوں میں اٹھائی کتابیں انہیں اسٹوڈنٹس ظاہر کر رہی [illegible] طرح سلیقے سے پھیلا کر لیے دوپٹے اور باوقار [illegible] اندازہ ہو رہا تھا کہ اچھے گھرانوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ [illegible] نظر ڈالنے کے بعد کھڑکی سے باہر دیکھنا شروع کیا [illegible] ہلکے ہلکے اجالے اور دم توڑتے اندھیرے میں ہر جانب ایک [illegible] بکھرا ہوا تھا۔ خاکروب سڑکوں پر صفائی کا آغاز کر [illegible] اسٹال والے ہاکرز کے انتظار میں فٹ پاتھ پر [illegible] تھے۔ [illegible] دکانوں کے تھڑوں کے نیچے سوتے ہوئے بھکاری [illegible] کا فریضہ انجام دے رہے تھے۔ دور ایک لائن میں [illegible] رنگ برنگے اسکوٹر رکشے خلاف عادت [illegible] باہر [illegible] منظر میں گم ہو گیا۔ کوچ چل پڑی [illegible] وقت [illegible] کابل کراس کر کے دریائے راوی سے گزر [illegible] سحر کا پردہ چاک کر کے اجالا نامحسوس طریقے سے پھیل [illegible] کے کھڑکنے کی آوازوں سے اندازہ ہو رہا تھا [illegible] فجر کی اذان [illegible] اسے ڈرائیور کی سست رفتاری سے کوفت سی ہوئی۔ ایک گھنٹہ ہونے کو آیا [illegible] اب تک لاہور سے ہی نہیں [illegible] تھا۔ [illegible] ڈرائیور کو مخاطب کرنے کی غرض سے [illegible] موڑ کے [illegible] نگاہ کی ڈرائیونگ سیٹ کے سامنے لگے بیک ویو مرر پر [illegible] ایک ادھورا سا عکس اسے مبہوت کر گیا۔ کئی ساعتیں یونہی [illegible] میں [illegible] گزر گئیں۔ وہ جیسے وقتی طور پر بھول ہی گیا تھا کہ وہ کہاں ہے [illegible] سے انجانے میں کیا حرکت سرزد ہو رہی ہے۔ ابھی [illegible] قبل جب اس کی

نظر غیر ارادی طور پر کوچ میں چڑھتی ان لڑکیوں کی طرف اٹھی تھی تو اس نے فوراً خود کو اس معیوب [illegible] ہوئے باہر کی طرف دھیان لگایا تھا اور اب۔۔۔ وہ خود ہی۔۔۔

”تب اس نیم اندھیرے [illegible] آنکھیں یوں واضح بھی تو نہ ہوئی تھیں۔“ وہ سوچ کے [illegible] آیا۔

اچھی [illegible] اس کی کمزوری تھیں اور یہ آنکھیں۔۔۔ جو اس وقت [illegible] رہی تھیں۔۔۔ صرف اچھی نہیں تھیں بلکہ۔۔۔ سب سے زالی تھیں۔ اگرچہ اتنے فاصلے سے اور کم روشنی کی [illegible] آنکھوں کی اصل رنگت تک نہ کھل رہی تھی [illegible] جھلملاہٹ اور گہرائی اپنی انفرادیت کا اعلان پکار پکار کر [illegible] اس نے ایک بار پھر ان آنکھوں کی گہرائی پر غور کیا۔۔۔ ہاں [illegible] ان کی ساخت کے لیے یہی ایک لفظ موزوں لگا اسے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے آنکھیں اس کے چہرے پر ہی نہیں، بلکہ پورے [illegible] ہوں۔ نہ صرف [illegible] کے وجود پر بلکہ [illegible] آس پاس [illegible]

[illegible] اس کے ذہن میں ایک دم جھماکا سا ہوا اور اس نے [illegible] طرف دیکھا [illegible] کی چوری پکڑی تو نہیں [illegible] زیادہ [illegible] تھے کوئی اخبار بینی سے دل بہلا رہا تھا لیکن [illegible] کی باندھ کے سامنے رہنا اسے [illegible] چاہتے ہوئے بھی اس نے سیٹ کی پشت پر سر [illegible] حیرت انگیز طور پر اب وہ بند پپوٹوں کے پردے کے پیچھے وہی آنکھیں جھلملاتے دیکھ رہا تھا۔

نجانے کتنا وقت [illegible] تھا۔ وہ چونکا جب موبائل کی بیپ نے کوچ کی خاموش فضا میں [illegible] ارتعاش پیدا کیا۔ ان لڑکیوں میں سے کسی ایک کی مدھم سی آواز سنائی دی۔

”جی امی! او جراوالہ [illegible] نہیں نہیں۔

[illegible] تو کوئی نہیں ہوئی۔“

عارب نے سیٹ پر سیدھے ہو کے بیٹھتے ہوئے [illegible] ان [illegible] کی سیٹ اور اس کی سیٹ کے [illegible] دھیان دیا۔ [illegible] درمیان والی سیٹ نجانے کس وقت خالی ہوئی اسے پتا ہی نہیں چلا اور اب ایک سیٹ آگے [illegible] دونوں [illegible] صاف سنائی بھی دے رہی تھیں اور قدرے دکھائی بھی۔ [illegible] کان سے لگائے اپنی امی کو تسلیاں دیتی وہ دوسری لڑکی کی [illegible] اس کی طرف متوجہ ہونے کی وجہ سے اب آئینے کو اپنی [illegible] کے عکس کی گرفت سے آزاد کر چکی تھی۔ عارب جو [illegible] بمشکل اس حرکت سے باز رکھ پایا تھا، آنکھیں کھولتے ہی [illegible] اس منظر کی آس میں بھڑکنے لگا۔ اسے خواہ مخواہ ہی [illegible] والی لڑکی سے چڑ ہونے لگی جو ”اس“ کی ساری توجہ اپنی جانب [illegible] تھی۔ وہ بھی نجانے کیا کہنے کے لیے بار بار اسے اشارے [illegible]

”جی امی! [illegible] کہہ دیا تھا۔ وہ خود ہی [illegible] میں یہاں تک چھوڑنے آیا تھا [illegible] بھیج دیجئے گا۔ راستے میں میرو کو بھی ڈراپ کرنا ہو گا۔“

”میرو۔۔۔“ وہ دوہرا [illegible] گیا۔ ”میرو۔۔۔ یہ کیسا نام ہے بھلا۔ شاید ماریہ۔۔۔ یا شاید مہرالنساء [illegible] یا پھر ماہین۔۔۔ ماہین۔۔۔ نہیں ضرور مہرالنساء ہو گا۔ [illegible] کیا اس کا نام رکھنے والوں نے یہ آنکھیں نہیں دیکھی ہوں گی [illegible] آنکھوں پر تو بندہ پورے کا پورا دیوان لکھ ڈالے [illegible] کیا ایک [illegible] جا سکتا تھا جو ان آنکھوں کو خراجِ تحسین پیش کرتا۔

[illegible] ہے۔“

”[illegible] ہی [illegible] بات تو کروا دو آنٹی سے۔“ اس کی جھنجلائی ہوئی سی دبی [illegible] آئی۔ ”مجھے ان سے کہنا تھا کہ میرے گھر بھی فون کر کے اطلاع [illegible]

”جا تو رہی ہو [illegible] لگ۔“ لاپروا سے انداز میں جواب ملا جس نے اس کی جھنجلاہٹ [illegible]

غصہ بھی ملا دیا۔

"اور ساتھ میں زبردست سی ڈانٹ بھی پڑے گی [illegible] ہاسٹل سے نکلنے پر۔"

[illegible] خود بات کرلو میں نمبر ملا دیتی ہوں۔"

[illegible] معمول ڈر [illegible] ریکارڈ کو اب تک خلافِ [illegible] چھیڑا نہ تھا۔ ٹریفک بھی کم تھا اور [illegible] بھی ان کے قریب ہی بیٹھا تھا اس لیے بغیر کسی اضافی [illegible] کی گفتگو با آسانی اس تک پہنچ رہی تھی۔

[illegible] پاپا! آپ [illegible] گھبرا جاتے ہیں۔ سوری، واقعی مجھے اندازہ نہ تھا [illegible] میرا فون آپ کو چونکا دے گا۔ جی نہیں ایمرجنسی [illegible] آپ کو تو پتا ہے کہ میں اکیلے سفر ہرگز نہیں کرسکتی۔ [illegible] ہی پتا ہوا ہے اس کا پروگرام اچانک بنا تو پھر میں بھی [illegible] میں اس کے ساتھ آگئی۔ کوئی نہیں پاپا! لاہور میں [illegible] کو بھی پتا نہیں ہوتا ہم تو پھر صبح چار بجے نکلے [illegible] ساتھ ہی تھے ہاں جی وارڈن نے بھیجا تھا۔ نہیں [illegible] چھوڑ جائے گی۔ اوکے پاپا۔"

[illegible] گیا کہ دونوں ہی لاہور کی رہنے والی نہیں اور [illegible] ہاسٹل میں رہ رہی تھیں۔

کچھ دیر بعد پٹرول پمپ پر رکنے کی وجہ سے دوسرے چند مسافروں کے ساتھ وہ بھی نیچے اترا اور واپس چڑھتے وقت جان بوجھ کر ان کے پیچھے والی خالی سیٹ پر بیٹھ [illegible] سے گزرتے ہوئے اس نے یہ بھی دیکھ لیا تھا کہ اس [illegible] کی کتاب تھی جو موٹی سی خشک کتاب [illegible] شاطر قسم کے رقیب سے کم نہیں لگ رہی تھی [illegible] چاند چہرے، ستارہ آنکھوں کو اوٹ میں لے رکھا تھا۔ وہ [illegible] اور کتاب کے بجائے اس سرورق کو دیکھے [illegible] بعد شاید اس نے تھک کے کتاب نیچے کی اور سر [illegible] ٹیک کر آنکھیں موند لیں۔

عارب مایوس ہونا چاہتا تھا۔ ہوا نہیں۔ پلکیں [illegible] کو دے میں لے کر اس کے چہرے کے باقی نقش ابھار دیے تھے، وہ نقش [illegible] جنہیں اس [illegible] منظر میں دھکیل دیتی تھی [illegible] علاوہ بھی اس [illegible] آنکھوں کے [illegible] اسے دیکھتا رہا۔ دیکھتا رہا۔ حیران ہوتا رہا۔ اتنے دلکش نظارے کی مسلسل دید نے بھی اسے کوئی احساس نہ بخشا تھا۔ وہ جتنا اسے دیکھتا جاتا تھا [illegible] کی [illegible] بڑھاتی جاتی تھی، وہ مضطرب ہو اٹھا۔ بس نہ چل [illegible] ہاتھ باندھ کے ایک بار۔ بس ایک بار [illegible] کی درخواست کرے۔ اپنے دل کے [illegible] اسے غصہ بھی آیا، اور قریب تھا کہ وہ خود سے الجھنا شروع کرتا کہ اک آئینے پر [illegible] سرمئی [illegible] گئیں۔

سوچ [illegible] کھلی تو [illegible] ان آنکھوں کا انگریزی رنگ قوس قزح میں لپیٹ کے اپنے پر اتار رہی تھیں۔ نیلا۔ پیلا۔ گلابی۔ کاسنی۔ رنگوں کا ایک [illegible] وہ سرمئی جیسے اس میلے کی شان تھے۔

وہ اس میلے میں کھو جانا چاہتا تھا کہ اچانک میلہ اپنی تمام تر رونقیں سمیٹنے لگا۔ اسٹاپ پر کوچ کے رکتے ہی وہ دونوں اٹھ کھڑی ہوئیں [illegible] پھرتی سے اٹھ کے ان کے بیگ سیٹ کے اوپر سے اتارے۔ دل میں موہوم سی امید تھی کہ شاید دوبارہ [illegible] پیدا ہوسکے لیکن ظاہر ہے کہ یہ ناممکن تھا [illegible] رہا۔

[illegible] نے تو اپنا بیگ اس کے ہاتھ سے لیتے ہوئے ذرا سا مسکرا [illegible] بھی کہا لیکن "میرو" نے اس کا شکریہ ادا کرنا تو ایک طرف اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہ کیا۔ اسی شانِ بے نیازی کے ساتھ وہ واپس چلی گئی جیسے آئی تھی۔ عارب نے خالی سیٹ پر [illegible] کوئی کتاب، کوئی ورق۔ کوئی نشانی۔ مگر وہاں [illegible] کچھ ساتھ لے

گئی تھی سوائے اپنی آنکھوں کے [illegible] مصطفیٰ کے [illegible] آنکھیں اس روز سے عارب [illegible] اور وہ بھی اس کے دل کے کہیں بہت اندر [illegible]

☼ ☼ ☼

"بس بہت ہو [illegible]!" اس بار امی جان کے تیور جارحانہ تھے۔ وہ مدافعت [illegible] آزمانے کی بس سوچ کے رہ گیا۔ آخر کب تک [illegible] یاد نا ملیں گزرتا۔

"تمہیں میرے اکیلے پن کا ذرا احساس نہیں۔ وہ [illegible] تمہارے پیچھے پڑی رہتی۔" [illegible] بہت بری لگی تھی۔ امی کے اس بار پھر سے اس کی شادی پر اصرار کرنے پر تنگ آکر اچھی خاصی بدتمیزی سے کہہ دیا۔

"توبہ۔ آپ تو میرے پیچھے ہی پڑ رہی ہیں [illegible] ویک اینڈ پر بھی لاہور آنا چھوڑ دوں۔"

"[illegible] احسان مجھ پر، جہاں سارا ہفتہ [illegible] ہم دونوں [illegible] وہاں یہ ڈیڑھ روز [illegible]"

"کتنی بار کہہ چکا ہوں کہ میرے ساتھ اسلام آباد [illegible] اچھا خاصا کشادہ فلیٹ ہے۔"

"تو بھلا ہم یوں [illegible] چھوڑ کے تمہارے کرائے کے ڈربے میں اٹھ آئیں۔"

"میں [illegible] رہا ہوں کہ آپ سب پیچھے [illegible] کے لیے وہاں آجائیں۔ میں تو خود وہاں ہمیشہ کے لیے رہنے [illegible] کب ٹرانسفر ہو جائے اور کہاں رہنا پڑے۔ اچھا ہے [illegible] آب و ہوا ہو جائے گی۔ اسلام آباد خاصا [illegible]"

"لیکن لاہور میں ہماری ساری برادری [illegible] ملنے جلنے والے۔"

"[illegible] آپ اپنی تنہائی کا گلہ کر رہی تھیں۔" اس نے بات کاٹ کر جتایا۔

"تو سارا خاندان چوبیس گھنٹے ہمارے [illegible]

غصہ آگیا۔

نہیں رہتا۔" انہیں بھی اس کی چالاکی پر [illegible] جوان بیٹا تو "نہ ہی کسی نے ٹھیکہ لے رکھا ہے [illegible] آزاد رسیاں تڑا کے ساری ذمہ داریوں سے [illegible] گھومتا پھرے اور ارے غیرے ہماری دہلیز پر [illegible] ڈیرے ڈالے رکھیں۔"

"لاحول ولا [illegible] مزہ ہوگیا۔ "آپ کی باتوں سے تو لگ رہا ہے کہ [illegible] کی نظر میں میں محض ایک جانور ہوں، رسیوں سے [illegible] آپ کے [illegible] مجھے۔ یہ اوقات ہے میری۔" [illegible] اس نے ان کا دھیان بٹانے کی غرض سے ناراضی کا [illegible] جانے کی کوشش کرتے ہوئے زور زور سے بولنا شروع [illegible]

"اپنی عمر دیکھو چھبیس سال کے ہو [illegible] اپنا کما رہے ہو، ٹھیک ہے بہت سے لوگ [illegible] تک شادی نہیں کرتے مگر کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی [illegible] پیچھے کسی کو ذمہ داریوں کے بوجھ [illegible] مارا ہوتا ہے [illegible] کا مسئلہ ہوتا ہے [illegible] تمہیں آخر کیا تکلیف ہے۔ [illegible] کاش میرے بھی ڈھیر سارے بچے ہوتے [illegible] ہوتا۔ کسی ایک کے جانے سے بے رونق یوں [illegible] جاتی۔" ان کے آنسو گالوں پر چھلکنے لگے تو عارب [illegible] بھول بھال کے وہ ان کے شانوں کے گرد بازو [illegible]

"ٹھیک ہے اب میں صاف بات کہہ رہی [illegible] تمہارے کسی بہانے کو خاطر میں نہیں لانے والی۔ [illegible] کے مجھے "اپنے پیچھے پڑ جانے" کا طعنہ ہی [illegible] تمہاری زندگی پر اتنا حق تو ہے مجھے کہ میں جو چاہوں فیصلہ کروں [illegible] خدا کا، حد ہوتی ہے ڈھٹائی کی۔ بس یہ طے ہے کہ اس [illegible] آخر تک تمہاری شادی ہوگی ان شاء اللہ۔"

[illegible] کھول کے رہ گیا۔ ان کا دو ٹوک انداز باور کرا رہا تھا کہ اب [illegible] گنجائش ہے نہ فائدہ۔ رات کو کھانے کے بعد واک کرتے ہوئے [illegible] نے ابو سے بھی شکایتاً "امی کے اس سخت فیصلے اور ضد

کاؤ کر گیا۔

"[illegible] خواہش بے جا نہیں' البتہ تمہارے مسلسل انکار کی کوئی [illegible] وجہ نہیں ہے۔ ہاں اگر تمہاری کوئی خاص پسند [illegible] بلا جھجک اپنی ماں کو یا مجھے بتا دو یا پھر تمہارے ذہن میں [illegible] ہے تو بھی۔"

"پلیز ابو جی!" وہ گھبرا اٹھا۔ سینے کے اندر چھپا کے رکھے [illegible] اچانک ہی ناخنیں مارنے لگے تھے۔

"ایسی۔ ایسی کوئی بات نہیں [illegible]۔"

"ذمہ داریوں سے گھبرا رہے ہو۔" انہوں نے کھوجنے والی نظروں سے اسے گھورا۔ وہ سر جھکا کے رہ گیا۔

"ہم عمر کے [illegible] پر ہو' اگر تم نے اب بھی ذمہ داریوں سے بھاگنا [illegible] تو تمہیں بے لگام رہنے کی عادت پڑ جائے گی۔ گھر اور [illegible] کی بندش کھٹکنے لگیں گے۔ لیکن کب تک۔ کبھی تو [illegible] اکتا جاؤ گے۔ کبھی تو تمہیں کسی [illegible] زندگی کی ضرورت محسوس ہوگی۔ ماں باپ سدا نہیں رہتے [illegible] تمہارے پاس بہن بھائی کا رشتہ بھی نہیں [illegible] ہوگا' لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی ہوگی۔ ہر کام وقت پر ہی اچھا لگتا ہے۔"

"ہونہہ! آپ نے بھی امی جان کی طرح ڈرانا شروع کر دیا۔" [illegible] مستقبل کی اس ہولناک منظر نگاری [illegible] اس کے انکار کی اصل وجہ کیا ہے [illegible] خوبصورت سی بڑی بڑی آنکھیں اور وہی آنکھوں والی۔"

ڈیڑھ سال ہو [illegible] ان آنکھوں سے وہ ایک پل کے لیے پیچھا نہیں چھڑا سکا تھا۔ [illegible] جیسے وہ چپکے سے اس کے دل کی کچی مٹی میں اپنی آنکھیں بو گئی ہو اور عارب نے اتنے ڈھیر سارے دنوں میں اس کی اپنی [illegible] اس قدر آبیاری کی کہ اب اس کے [illegible] آنکھوں کا ایک پورا شجر ہرا ہو گیا تھا۔ [illegible]

وہی آنکھیں [illegible]

اسے تو خود اپنی بے [illegible]

آباد سے ہر ویک اینڈ پر لاہور آنا آسان بات [illegible] اس کے پاس معقول بہانہ تو یہ تھا کہ وہ امی ابو کی تنہائی کے خیال سے ہر ویک اینڈ ان کے ساتھ گزارنا چاہتا ہے [illegible] اصل [illegible] تھا کہ وہ اسے کھوجنا چاہتا تھا۔ [illegible] مصطفیٰ ٹرین اور جہاز [illegible] والا عارب اسٹاپ پر کوچ کے رکتے ہی وہ بے [illegible] ان مسافروں میں اسے ڈھونڈ [illegible] واپس آتے ہوئے بھی وہ [illegible] دعائیں مانگا کرتا [illegible] ایک بار [illegible] چشم سے ہو جائے۔

لاہور میں [illegible] میڈیکل کالج [illegible] پھیرے لگائے تھے مگر بے سود اور ایک بار تو وہ لاہور جاتے جاتے راستے ہی میں جہلم اتر گیا تھا۔ گرمیوں کی تعطیلات تھیں۔ اس کا اندازہ تھا کہ وہ ضرور [illegible] بجائے [illegible] بے مقصد جہلم [illegible] شاپنگ سینٹرز میں پھرتا رہا اور رات کی [illegible] اسلام آباد گیا تو بے تحاشا تھکن کا شکار ہو چکا تھا۔ سارے دن کی کھوج بے فائدہ رہی تھی۔

"[illegible] عمر بھی بے ثمری نہ گزر جائے۔"

اس نے حقیقت پسندی سے [illegible] احتساب کیا۔

"اب بس بھی کرو عارب مصطفیٰ [illegible] دھوکا دیتے رہو گے۔ دنیا کے اس پرہجوم میلے میں ایک چہرے کو ڈھونڈنا کس قدر مشکل کام ہے۔"

نہ چاہتے ہوئے بھی وہ ان کی بات ماننے پر تیار ہو گیا۔ شاید اتنے دنوں کی بے مقصد تلاش نے بھی اسے مایوس سا کر دیا تھا یا پھر وہ [illegible] مستقبل کی منظر کشی سے خوف زدہ ہو گیا تھا۔

"میری پسند [illegible]" امی کے پوچھنے پر وہ بتانا چاہتا تھا کہ خوبصورت آنکھیں اس کی کتنی بڑی کمزوری ہیں اور وہ جو کوئی بھی ہو اس کی آنکھیں [illegible] حسین ہونا چاہئیں۔ لیکن [illegible] تو نہیں [illegible] کیا فائدہ ان آنکھوں سے [illegible]

بچیں۔" اس نے سوچا۔

"نہیں' میری کوئی پسند نہیں۔"

"پھر بھی کچھ تو سوچ رکھا ہوگا' کوئی تو خواہش ہوگی۔ [illegible] بال [illegible] آنکھیں' سرو قد یا بھرے [illegible] سی بھی۔" چھوٹی [illegible] نے [illegible] کے اگلوانا چاہا۔ اس کے حامی بھرتے ہی امی نے [illegible] بلوا لیا تھا' [illegible] کی تلاش کی مہم پر نکلنے کے لیے۔

"نہیں [illegible] بلکہ میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ [illegible] امی کی خواہش پر ہو رہی ہے۔" [illegible] آگے ان کی بہو [illegible] مرضی کی ہوگی۔ جیسی بھی وہ چاہیں' جسے بھی وہ پسند کریں [illegible]

"کیا کہہ رہے ہو عارب؟" امی [illegible] رہ گئیں۔

"[illegible] غیر دلچسپی کا اظہار۔" خالہ نے بھی حیرت کا اظہار [illegible] اور بات بھی سنبھال لی۔

[illegible]

"کمال ہے' میں آپ کو اپنی زندگی کے [illegible] اختیارات سونپ رہا ہوں اور آپ میری نیت پر شک کر رہی ہیں۔ آپ کی پسند پر بھروسا ہے مجھے [illegible] انتخاب [illegible] ہوگی۔ میں تو یہاں تک کہہ رہا ہوں [illegible]

اور اصل میں تو یہ شرط اس نے خود اپنے آپ سے ڈر کر [illegible] کی۔ بڑی مشکلوں سے دل کو رضامند کیا تھا۔ کہیں [illegible] چہرے [illegible] احتجاج نہ اتر آئے۔ کہیں اس چہرے پر بھی ان آنکھوں کو تلاشنا نہ شروع کر دے۔

وہ ساری رات اس نے اپنے دل سے نظریں چرائے گزار دی۔ دو کٹورا سے نین ڈھیروں گلے لیے [illegible] سوال کر رہے تھے۔

"بس۔ بس۔ عارب مصطفیٰ [illegible] اتنی جلدی ہار گئے۔"

"کیا پتا ہم یہیں کہیں ہوں [illegible] بے حد نزدیک۔ ڈھونڈتے تو سہی۔ تم تو ہمیں [illegible] سے بھی دستبردار ہونے جا رہے ہو۔"

☆ ☆ ☆

"وہ جہلم [illegible]"

شادی میں صرف بارہ روز رہ [illegible] اسے اطلاع ملی کہ بارات جہلم جائے گی۔ وہ بھرپور [illegible] چونک گیا۔ اپنی ہی شادی سے اس کی غیر دلچسپی کا یہ عالم تھا کہ [illegible] علم نہ تھا کہ اس کا رشتہ کہاں طے کیا گیا ہے۔

رشتہ اس کی غیر موجودگی میں [illegible] سلوبی سے طے ہو گیا۔ ان کی خاندانی نجابت' امی ابو کا [illegible] خلوص اور خود اس کی شاندار ملازمت۔ شاید [illegible] مطلوب تھا۔ اس لیے محض لڑکے کی تصویر پر ہی اکتفا [illegible] ایک بار دفتر سے واپسی پر [illegible] ابر کے فلیٹ والے نعمان [illegible]

"کچھ لوگ تمہارے بارے میں پوچھ [illegible] رہے تھے۔ خیر تو ہے میاں!"

"[illegible] بارے میں' کون لوگ؟" فوری طور پر اسے [illegible]

"ایک تو بزرگوار [illegible] صاحبزادے۔ کیا بات ہے' کہیں [illegible] نہیں چل رہا۔" نعمان آغا سے عمر کا دس بارہ [illegible] کے باوجود اس کی خاصی بے تکلفی تھی۔

[illegible] بات۔ ادھر امی نے ایک سلسلہ شروع [illegible] عجب لوگ ہیں' جاسوسی کرنے کہاں تک آ [illegible] ناقابل اعتبار یا مشکوک ہوں ان کی نظر میں [illegible] برا [illegible]

"[illegible]" آخر لڑکی والے ہیں' اتنا بگڑنے کی ضرورت نہیں [illegible] شریف اور سیدھے سادے لوگ نظر آ رہے تھے۔ میں [illegible] کے پوچھنے کے

UrduPhoto.com
posted by Mina@oneurdu.com

انداز پر بھی بھانپ گیا کہ ہونہ ہو' ضرور رشتہ وغیرہ کا چکر ہے۔

"[illegible] نے کیا کہا ان سے؟" اس نے اشتیاق سے پوچھا۔ نعمان [illegible] طبیعت اور شرارتی فطرت سے آگاہ تھا اس لیے ڈر [illegible] کہ شاید انہوں نے ادھر ادھر کی ہانک کر انہیں بر [illegible]

"کہنا کیا تھا' یہی کہ ہمارا شہزادہ ہزاروں بلکہ لاکھوں میں ایک ہے۔ نیک' شریف' دو وقت کا نمازی [illegible] منسار۔"

"بہت تیرے کی۔" وہ [illegible] (انہوں نے بھی آج ہی سنجیدگی کا چولا پہنا تھا۔)

"آپ بھی تنا صاحب۔" وہ شاکی [illegible] انہیں [illegible] کیا تھا جو کچھ اور کہہ دیتے۔ مثلاً ۔۔۔ [illegible] شرابی ہوں' رشوت خور ہوں' بیٹھنے میں چار [illegible] محلے میں دنگا کرتا ہوں' آدھے شہر سے قرض [illegible] وغیرہ۔"

"[illegible] سب اور وغیرہ وغیرہ میں ان سے تو نہیں کہہ [illegible] اب تم نے فرمائش کی ہے تو ذرا اپنی گردن پھر [illegible] تمہاری دلہن یہاں آئے گی تب اس سے ضرور [illegible] چھوٹا مت کرو۔" وہ بھرپور تسلی [illegible] تشفی کرا کے اندر [illegible]

[illegible] اور شادی کی تاریخ مقرر ہونے کے درمیانی عرصے [illegible] تنے سے کترا تا رہا مگر شادی کے لیے تو [illegible] لیکن نجانے کیا بات تھی وہ [illegible] دل کو بہلاتا کوئی نہ کوئی بات پھر سے اسے [illegible] لگانے پر مجبور کر دیتی۔

"[illegible] آپ نے پہلے تو نہیں بتایا۔"

"اچھا [illegible]" وہ بھی حیران ہو گئے۔

"شاید تم نے غور نہیں کیا ہو گا ورنہ [illegible] ہے کہ ذکر ہی نہ ہوا ہو۔"

"امی! کیا اس نے میڈیکل کی تعلیم حاصل کی [illegible] اچانک اسے ایک خیال آیا اور وہ بے قراری

[illegible] جماعت کا امتحان [illegible] زیادہ تفصیل [illegible] بتا سکیں۔" مگر عارب [illegible] اگر ڈاکٹری پڑھنے والی لڑکی کی خواہش تھی تو پہلے کہتے [illegible]

[illegible] اندازہ ہو گا کہ وہ جہلم ہی میں پڑھتی رہی [illegible] گیا۔

"نہیں' پڑھتی تو جہلم ہی کے کالج میں [illegible] اچھی طرح علم ہے' بتا کر کے جاؤں [illegible]

"[illegible] اب بتا کیا کروا [illegible] پڑھتی ہے [illegible] میڈیکل کالج میں ہے۔" وہ مایوس ہو [illegible]

"لیکن [illegible] ایکدم سے ہی ڈاکٹری پڑھنے والی لڑکی کا خیال کیسے آ گیا۔ بتاؤ بھلا' اب جھوٹ رہا ہے [illegible] کرنے کے سلسلے میں سے ہزار طریقے [illegible] اگلوانا چاہا [illegible] رہے [illegible] ہائے [illegible] رضوانہ کی نند کی لڑکی ڈاکٹری [illegible] سال میں [illegible]" انہیں کفِ افسوس ملتے دیکھ کر وہ [illegible]

[illegible] کمال ہیں آپ! ہر بات سے اپنی مرضی کے نتائج اخذ کر لیتی [illegible] میں تو بس یونہی پوچھ رہا تھا۔"

دل میں ایک ذرا سی جو امید ابھری تھی وہ فوراً ہی بجھ کے رہ گئی۔ اس نے پھر سے کچھ کریدنے کا ارادہ ترک کر دیا [illegible] سامنے آنا ہو وہ بغیر کریدے بھی ظاہر ہو جاتا ہے [illegible] بھی [illegible] دن ہی کتنے رہ گئے تھے۔ مایوں کے روز اسے اس [illegible] انگیجمنٹ [illegible]

"[illegible] یعنی کہ انگیجمنٹ ۔۔۔ اور وہ [illegible] انگیجمنٹ کا یارو ہم ۔۔۔ نہیں' یہ وہ نہیں ہو سکتی [illegible] مجھے ۔۔۔ کیوں ہر

"[illegible] کر رہا ہوں۔"

بات میں میں کوئی نہ کوئی [illegible] مہندی کی رسم کو دونوں فریقوں [illegible] گھر ادا کرنے کا فیصلہ کیا اور یہ مشورہ بھی [illegible] کے پیش نظر اپنی سہولت سے زیادہ لڑکی والوں کی [illegible] کے استقبال سے ایک دن پہلے [illegible] آسانی [illegible] انہیں اتنا لمبا سفر [illegible] اس رسم کی ادائیگی کے لیے لاہور آنا پڑتا جبکہ [illegible] قبل وہ لڑکے والوں کی رسم بھگتا کے بھیجے ہوتے۔ وقت اور دونوں کے ضیاع سے بچنے کے لیے انہوں نے [illegible] ادا کرنے کا فیصلہ کیا۔ البتہ شگن کے طور پر [illegible] ساتھ جا کر بابوں کے [illegible] مٹھائی وغیرہ دے روز ہی مہندی [illegible] بھی لڑکی آئی تھیں۔ مہندی کے روز [illegible] شگن کی [illegible] کی بجائے پھوپھی اور امی [illegible]

"[illegible] کیا ایسا نہیں ہو سکتا' مہندی کی طرح شادی [illegible]" اس کی احمقانہ تجویز [illegible] مشتبہ انداز میں [illegible] کی کوئی [illegible] فوراً پھر اس [illegible] منہ بنا کر ایک زور کی دھپ رسید کی۔ [illegible] لیے ہوئے ہو۔ سب کی شادیاں ہوتی ہیں [illegible] میں دیکھ رہی ہوں' جب سے تمہاری شادی کی تاریخ مقرر ہوئی ہے [illegible] تمہاری [illegible] خوامخواہ ہی تباہی کے جا [illegible] باؤلا تو [illegible] ہوا ہے۔" وہ جھلا گئیں۔

اس نے خود پر ہر طرح سے قدغن لگا دی۔ بڑی [illegible] ساتھ وہ بارات لے کر اس شہر میں گیا اور بڑی ہی کامیابی کے ساتھ اس نے اپنا دھیان بھٹکنے سے بچایا۔ خوش اسلوبی سے نکاح [illegible] سب کے ساتھ ساتھ اس نے خود بھی اپنے آپ کو مبارک [illegible]

"مبارک ہو عارب مصطفیٰ! شاید اب تم ان [illegible] پھیلائے جال سے باہر نکل آئے ہو جبھی تو اس [illegible] حدود میں داخل ہونے سے لے کر اب تک تم نے ایک بار بھی ان آنکھوں کو نہیں

ڈھونڈا۔"

اور یہ قسمت کی ستم ظریفی [illegible] دنوں' مہینوں وہ ان آنکھوں کو تلاشتا رہا مگر ناکام [illegible] جب [illegible] کا ارادہ ترک کر دیا تو وہ آنکھیں خود بخود ہی اچانک [illegible] اس کے سامنے جگمگانے لگیں۔

"اتنی آسانی [illegible] آپ کی جان بخشی نہیں ہو گی' اب آپ ہمارے قابو آئے [illegible]" نگاہ اس شوخ سی آواز پر اس نے [illegible] جھنجھنا اٹھی تھی اور جسم کا تار تار جیسے [illegible] کے لیے تو وہ بھول ہی گیا کہ وہ اس وقت کہاں [illegible] آس پاس سے گونجتا اور [illegible] کا سارا شور و غل مدھم میوزک' باتوں [illegible] کی ساری جھنجھناہٹ میں تبدیل [illegible] افراتفری اور ہنگامہ پوری اب تک [illegible] سلو موشن پس منظر کی طرح محسوس ہو رہی [illegible] بھرپور طریقے سے مسکراتی ہوئی پھر [illegible] اس پر چھا [illegible]

"ارے دولہا بھائی [illegible] گیا۔ بھئی میرو [illegible] ہولار کھیار' تیرا اکلوتا [illegible] ایک چبھتی ہوئی آواز نے اسے [illegible] ہوتے حلق کو تر کرنے کی کوشش کرتا ہوا بمشکل اپنی [illegible]

"دل جو تیرا گھبرائے [illegible]" شوخ لڑکی نے اس کے نروس انداز پر چوٹ [illegible] جس کا فوری ساتھ میرو نے دیا۔

"[illegible] جو تیرا چکرائے
[illegible]
اجا پیارے [illegible]
کاہے گھبرائے ۔۔۔ کاہے گھبرائے"

دودھ کا بھرا گلاس اس کے آگے نچاتے ہوئے وہ [illegible] کے گا رہی تھی۔

"بھائی [illegible] بعد میں ہو تا رہے گا۔ لیجیے پہلے یہ نوش فرمایئے اور جان [illegible] آپ کی حالت سے تو لگ رہا ہے جیسے عرصے سے پیاسے ہیں۔"

"یہ پیاس میرے اندر روئی بھی تم نے ہی [illegible] ہوا بھی تم نے ہی ہے۔" وہ اسے گلہ آمیز نظروں [illegible] تھامے اگلاس تھام کے رہ گیا۔

"اب [illegible] [illegible] رواں رواں سوال کر رہا تھا'

اس نے گلاس لبوں سے [illegible] لگا لیا۔

"اور اس روپ میں۔۔۔ اس رنگ [illegible]

ایک کڑوا زہر گھونٹ بھرا اور گلاس واپس بڑھا دیا۔

"ہائے میرو احمر نے کیا ڈالا تھا دودھ میں جو دولہا بھائی کے چہرے [illegible] بگڑ گئے۔"

"ارے ان کا موڈ [illegible] بھی خراب ہو گیا۔ لگتا ہے سالی پسند نہیں آئی۔ خیر آپ [illegible]

دولہا بھائی! اتنے مایوسانہ اندازے لگانے کی ضرورت نہیں [illegible] ہماری انجبین بھابھی بالکل بھی اس جیسی نہیں۔

ارے [illegible] چندے آفتاب' چندے ماہتاب اور کہاں یہ۔۔۔" [illegible] نے میرو کی بڑی بڑی آنکھوں کو نشانہ بناتے ہوئے [illegible] نظر بھر کے اسے دیکھا۔

واقعی وہاں کچھ بھی ایسا غیر معمولی نہ تھا۔ چمکتی [illegible] موزوں پیشانی' مناسب ناک۔۔۔ شانوں سے [illegible] بھورے' سیدھے بال' سادہ سی مسکراہٹ جس میں [illegible] والی کیفیت نہیں تھی کوئی مبہم سے اشارے [illegible]

بے کشش مکانوں میں جیسے چاند راتیں تھیں
[illegible] چہرے پر خوش گوار آنکھیں تھیں

اسے [illegible] تک یہ نوک جھونک چلتی رہی۔ کب اور [illegible] کا ہاتھ والٹ تک گیا اور اس نے کتنے نوٹ نکال [illegible] کھڑی "سالیوں" کے گروہ کو تھمائے۔ کب وہ بالی [illegible] ساتھ اسٹیج سے نیچے اتری۔

اس [illegible] جھکے تھے اور قوت گویائی سلب ہو کے رہ گئی [illegible] کسی نے اس کی خاموشی اور کھوئے کھوئے انداز کو زیادہ محسوس کیا۔ ایک آدھ بار کسی بے تکلف دوست نے ٹوکا [illegible] ضرور دیا۔

"تمہیں تو سچ مچ سانپ سونگھ گیا ہے۔ اعلا نسل [illegible] شرم و حیا کے ریکارڈ قائم کر [illegible] ہو۔"

[illegible] مصحف کی رسم نے اسے پھر سے ہوش کی دنیا میں لا کھڑا کیا۔ ایسا ہوش جو ہوش اڑانے کی حد تک [illegible] تھا۔ اس کے سامنے رکھے آئینے پر جو عکس تھا [illegible] حسن چہرے کے تمام دلکش خدوخال بھرپور [illegible] سنگھار اور کنول کے تمام عروسی لوازمات [illegible]

وقت دھندلانے سا لگا جب ایک [illegible] سرمئی بھورے بادلوں کی طرح [illegible]

[illegible] یہ منظر بھلا پایا تھا' کتنے بند باندھے [illegible] نے لمحوں کی [illegible] اور [illegible] سچائی اور ایمانداری کے ساتھ یہ پیار رشتہ [illegible] کرنے چلا تھا۔۔۔ پر کیوں وہ چلی آئی' اس کی ایک [illegible] نے پھر سے میرے قدم ڈگمگا دیے ہیں۔ [illegible] [illegible] دیکھنے کے بعد یہ [illegible] چہرہ [illegible] شور مچاتے دماغ اور خالی نظروں کے [illegible] میں انجبین کا شرماتا روپ دیکھتا رہا اور ٹوٹتا رہا۔

۞ ۞ ۞

کٹ گئی [illegible] خوابوں میں
دن گزرنے [illegible]
تیری آنکھوں کی طرح [illegible]
زخم بھرنے میں بہت دیر لگی

احمریں [illegible] احمریں۔۔۔ میرو کا نام احمریں تھا۔

احمریں کا [illegible] کی شادی کے موقع پر نظر آنا کوئی کم ناقابل یقین نہ تھا کہ [illegible] اپنے [illegible] کے مابین انجانے میں قائم ہونے والے اس رشتے نے [illegible] بھی بدحواس کر دیا۔ وہ ایک صاف دل کا سیدھا سادہ انسان تھا۔

نہ کوئی بہت [illegible] سادہ صفت۔

وہ اپنے اور احمریں [illegible] کے تقدس سے آگاہ تھا۔ اسے انجبین کا بھی احساس تھا [illegible] کوشش کر رہا تھا اس کے ساتھ ایڈجسٹ ہونے کی [illegible] وہ کامیاب بھی ہو جاتا اگر۔۔۔ اگر احمریں۔۔۔ انجبین سے وابستہ [illegible] سے عاجز آ چکا تھا' اس کے دل و دماغ [illegible] کے دل میں کوئی چور نہ تھا نہ [illegible] میں غاصبانہ پن تھا' لیکن اس ایک نظر کا کیا کرتا۔۔۔ اس ایک [illegible] اسیری کیسے حاصل کرتا۔۔۔ وہ نظر۔۔۔ وہ لمحے۔۔۔ اسے [illegible] تھا۔

اور [illegible] تو تھا جو اسے چین نہ لینے دیتا۔ احمریں سے وہ جان [illegible] فاصلے پر رہتا' کسی کو اس کا گریز اور لیا دیا انداز [illegible] احمریں کے حوالے سے محسوس نہ ہو' اس لیے اس نے [illegible] مستقل طاری کر لی۔

[illegible] کوشش ہوتی کہ سسرال کم سے کم جائے اور [illegible] کم سے کم ہوتے ہوتے [illegible] بھی [illegible] اگر کبھی اتفاقاً احمریں سے سامنا ہو بھی جاتا تو [illegible] کی شعوری کوشش ہوتی کہ اس پر ایک نظر ڈالے بنا [illegible] ادھر ہو جائے۔ ایک بار اس کے رویے سے [illegible] دلبرداشتہ ہو کے اس نے سب کے سامنے [illegible] بھی کر دیا۔

شادی کے چھ ماہ بعد انجبین کی [illegible] سسرال [illegible] تھی اور وہ اپنی امی اور بھابھی کے ساتھ لاہور [illegible] دینے آئی تھی۔ عارب بھی اسی روز اسلام آباد سے گھر پہنچا تھا اور ان کی آمد [illegible] سے لاعلم تھا۔ شدید تھکن اور دھند بھری سردی کے باوجود وہ ان کے آنے کے چند منٹ بعد کسی ضروری کام سے باہر [illegible] ہو گیا۔ امی نے خاصا برا محسوس کیا اور اکیلے میں اسے [illegible]

[illegible] اس قدر بھوک لگی تھی' بس کھانا لگنے ہی والا ہے اور یہ [illegible] تمہاری ساس آئی ہیں' رشتے کی بھابھی بھی ساتھ ہے وہ لوگ [illegible]

سے آئے ہیں اور تم چند منٹ [illegible] بیٹھنے کی بجائے باہر نکل رہے ہو۔ کوئی ادب لحاظ بھی ہے [illegible] اسے خود بھی احساس تھا لیکن وہ جس چیز سے بچنا چاہتا تھا [illegible] لحاظ اور مروت سب ہی کے لیے خاصی نقصان دہ ثابت ہو [illegible] احمریں کے مقابل بیٹھنے کا مطلب تھا اس کے آگے [illegible] اختیار کھو دینا۔ اسے ایک نظر دیکھنے کا مطلب [illegible] بے لگام کر دینا۔

[illegible] اور وہ بے لگام ہونا نہیں چاہتا تھا' اتنی کٹھنائیوں سے [illegible] مٹھی میں تھام رکھی تھیں وہ محض اس کی پلکوں [illegible] اٹھنے اور پھر سے گرنے کے طلسم کا شکار ہو کے چھوڑ [illegible] اسی خدشے نے اسے ہر مصلحت اور مروت سے بے نیاز [illegible] اور وہ اپنی ساس کے سامنے بڑے برخوردار انداز [illegible] معذرت کرتا ہوا اپنے کسی ضروری کام سے باہر جانے کا ذکر [illegible] تھا۔ احمریں کی آواز اسے پشت سے سنائی دی۔

"آپ کو تو شاید ہمارا آنا ہی پسند نہیں آیا۔"

"نہیں بیٹا! ایسی کوئی بات نہیں' یہ تو بس۔۔۔ یہ [illegible]" اس نے مڑ کے دیکھنے کی زحمت نہ کی' وضاحت [illegible] گوارا کرتا' البتہ اس کے حصے کی ساری شرمندگی امی نے [illegible]

"تم بھی احمریں۔۔۔! جو منہ میں [illegible] ہو۔" اس کی امی نے بھی وضع داری نبھاتے ہوئے [illegible] سمدھن کو خفت سے بچایا۔

[illegible] کے بڑے ہوتے ہیں' کب اچانک کیا کام نکل آئے [illegible] ہوتا ہے۔ کوئی شوق سے تو ٹھنڈ میں مارا مارا نہیں پھرتا۔"

"آپ کچھ بھی کہہ لیں امی! اتنا تو مجھے پتا ہے کہ ہمارے [illegible] دولہا بھائی کو اور کسی سے نہ سہی مگر مجھ سے تو خاص [illegible]"

بظاہر وہ شرارت بھرے [illegible] بولنے پر اکسا رہی تھی لیکن انداز میں ایک بھرپور [illegible] بھی تھا وہ پھیکی سی ہنسی ہنس کے رہ گیا۔

اپنا پن بھی [illegible] بے گانے پن میں ہے
پورا عالم اک [illegible] پن میں ہے
یہ جو تم سے میں انجان [illegible] ہوں
ساری بات اسی انجانے پن میں ہے

☼ ☼ ☼

انگبین ابھی [illegible]
حسین [illegible]
تعلیم [illegible]
[illegible] شائستہ۔

[illegible] سنبھلنے کی خاصی
اس کی ہر ادا [illegible]
کوشش کی اور کسی حد تک کامیاب بھی رہا
اور کم از کم اس حد تک تو۔۔۔ کہ کوئی اس کے دل [illegible]
[illegible] اس راز کی بھنک تک نہ پا سکے۔
خود انگبین بھی [illegible] شاید انگبین نے تو کبھی عارب
مصطفیٰ [illegible] جھانکنے کی کوشش ہی نہیں کی یا تو
اسے دل میں جھانکنے کا فن نہیں آتا تھا۔
[illegible] آزمانے کی ضرورت نہیں
محسوس ہوئی [illegible]
یا اس کو بھی عارب کے دل کی طرف جانے والے
رستے کا علم ہی نہیں ہو سکا۔
[illegible] تھا عارب مطمئن تھا۔ اسے انگبین کی
سرد مہری یا اجنبیت [illegible] جو بھی تھا، غنیمت
لگتا۔

باقی معمولات میں اس کا طرز عمل [illegible]
اور ابو دونوں کے لیے وہ پسندیدہ بہو ثابت ہوئی۔ اس
نے جڑ [illegible] کر رکھا تھا اور اس کی معلومات
عامہ اور زوریاں [illegible] کے ساتھ صبح کی
چائے پیتے ہوئے اخبار کی تازہ ترین خبروں
پر [illegible] تبصرہ کرتی ہوئی وہ نہ صرف ان سے
شاباشیاں لیتی [illegible] کے ہر کام میں اپنی مشاقی اور
سلیقہ شعاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے امی کا بھی دل جیتتی
رہی۔

عارب سے اس کا واسطہ بس رسمی سا تھا۔ اس کی ہر
ضرورت کا خیال رکھتی، وہ ایک روبوٹ کی طرح اس کی
زندگی میں شامل ہو [illegible] نہیں۔ عارب نے پہلے
پہل اسے اس کی شرم و حیا پر [illegible] کیا اور بعد میں
اس نتیجے تک پہنچا کہ شاید اس کے خمیر میں یہ سرد مہری
شامل ہے تو جھی کی یہ ادا اسے اس قدر بھائی کہ
اس نے اس [illegible] کمی نہ آنے دینے کے لیے
اسے اپنے ساتھ اسلام آباد لے جانے کا فیصلہ کیا۔
خود انگبین نے اس فیصلے کی تائید کرتے ہوئے
قابل عمل بنا دیا۔ اس کے دل سے رہا سہا بوجھ بھی
سرک گیا۔

"امی جان! مجھے [illegible] رہنے کی عادت نہیں۔" وہ
تقریباً سسک ہی تو پڑی۔

"پاگل مت بنو بیٹا! اکیلی کیوں رہنے لگیں تم!
عارب [illegible] ہوگا۔" انہوں نے اسے چمکارتے ہوئے
دلاسہ دیا۔

"وہ تو سارا دن ہی آفس [illegible] گے [illegible]
اجنبی شہر وہاں کوئی جان پہچان والا بھی نہیں اور دوسرا
[illegible] ان سا شہر۔"

"[illegible] اور لاہور کون سا دور ہے،
عارب سے کہہ دوں گی ہر ویک اینڈ [illegible] لے آیا
کرے بلکہ ایک بار یہاں اور دوسری بار جہلم لے جایا
کرے۔"

جہلم کا نام [illegible] وہ چونک اٹھا۔

"مجھ سے بے کار کی امید [illegible] روز
کے ساتھ ساتھ کام کا دباؤ بھی بڑھ گیا ہے۔ ویک اینڈ
مطلب ہوتا ہے ہفتے بھر کی تھکن اور ٹینشن سے وقتی
ریلیف۔ یہ تو [illegible] میں اپنی اس واحد عیاشی
سے ہاتھ دھولوں اور اسلام آباد سے [illegible] جہلم اور
پھر واپس اسلام آباد تک کے پھیرے لگاتا رہوں۔"

اس کے صاف جواب پر وہ اور ہراساں ہو گئی۔

"ٹھیک ہی تو کہہ رہا ہے [illegible] امی! ابھی آپ خود ہی
تو کہہ رہی تھیں کہ لاہور کون سا دور ہے [illegible]
ہے ہم تینوں خود ہی مہینے میں ایک آدھ بار وہاں چلے
جایا کریں گے۔"

اس نے ممنون نگاہوں سے انگبین کی طرف
دیکھا۔
"یہ بھی داری ہی کی ایک عطیہ ہے۔" پہلی بار اس
نے مثبت انداز میں اس کے بارے میں سوچا۔
اور یہ طے پایا کہ فی الحال وہ اکیلا ہی ... آیا جائے
گا۔ اگرچہ امی کو اب بھی سخت اعتراض تھا ...
نہ تھا کہ کوئی کل کلاں کو یہ طعنہ دے کہ بہو اپنے آرام
اور ... کے لیے ساس کو الگ رکھتی لیکن ابو نے سمجھایا۔
"ابھی انگبین ... تیار نہیں، اسے مجبور
مت کرو، بھرے پرے گھر میں ... سسرال کے
مختلف ماحول میں ہم دو بڈھوں کا دم ...
محسوس لگتا ہوگا، اسی لیے اکیلے فلیٹ میں رہنے ...
"... ٹھیک ہیں۔ جب میاں کی یاد
ستائے گی تو کیسے نہ جائے گی ..." انہوں نے مشفق
ہوتے ہوئے سرہلایا۔
اور اس طرح وہ اکیلا ہی واپس لوٹ گیا۔ زندگی
مخصوص ڈگر پر رواں دواں ہو گئی۔ دل ہر وقت
کسی ... بے چین رہتا۔
جسے پانے کی خواہش ... اسے تلاشنے میں
ناکام رہتا۔ ایک دکھ تو یہ تھا۔
جس کے نہ ملنے کو تقدیر جان کے صبر کرلیا اس کا
زندگی کے اس موڑ پر اچانک نظر آجانا جہاں سے وہ
... کو بہت دور چھوڑ کے جا رہا تھا۔ یہ ایک الگ حادثہ
تھا۔
پہلے پھر بھی ہفتہ دس دن میں گھر کا چکر لگا لیتا لیکن
اب وہ مہینہ مہینہ جانے کا نام نہ لیتا تھا۔
انگبین کو دیکھ کے ملال اور زیادہ بڑھ جاتا۔ حالانکہ
اس کا قصور ... اس بات کا احساس ہونے کے باوجود
عارب اسے دیکھ کر ... طاری ہونے والی قنوطیت کو دور
نہیں کر پاتا تھا۔

☆ ☆ ☆

زندگی شاید ہمیشہ ہی اس بے کشش ڈگر پر رواں
دواں رہتی اگر امی اسے فون پر وہ خبر نہ سناتیں کہ
... خوش ہونا چاہیے ...
سب سے پہلے وہ حیران ہوا ... اور پھر پریشان ... اور
خوش بھی ہو گیا۔
حیران اس بات پر ہوا کہ کیا دلوں کے بندھن
کے بغیر بھی کوئی نیا رشتہ جنم لے سکتا ہے؟
پریشان ...
حوالے سے تمام ...
جواب ہاں میں ملا۔
"ہاں عارب مصطفیٰ! جس ...
... تم خود ہو اس کی ذمہ داریوں سے چشم پوشی ...
... ہمارے خمیر میں شامل نہیں ...
یہ فرض ... پڑے گا اور ...
نبھانا پڑے گا۔"
دل کی آمادگی پر وہ ہلکا پھلکا ہو گیا اور عرصے بعد کسی
... کو گلے لگانے کی ہمت کی۔
... انگبین کی ... کے بارے میں ...
... ساتھ ...
"... امی فون پر ہنسیں۔
"... بھی پاگل ہی ہوں، نجانے مجھے پہلے یہ خیال
کیوں نہ آیا ... کہ انگبین میرے پاس ہے
ایسی حالت میں اسے ... کسی بزرگ کی
نگہداشت میں ہی رہنا چاہیے ...
گھبرا جاتی۔"
اس نے سکون کا سانس لیا، لیکن اس بار امی نے
ایک ہی خواہش کی۔
"یا تو تم اپنا تبادلہ جلد از جلد لاہور کروا لو یا ہر ہفتے
آیا کرو۔ ٹھیک ہے ہم اس کی دیکھ بھال کے لیے ... ہیں
لیکن آخر تقویت تو اپنے شوہر سے ہی ملتی ہے۔"
"امی آپ نے تو لگتا ہے عورتوں کی نفسیات پر پی
ایچ ڈی کی ..."
"بس اب تم بھی ایک اچھا باپ بننے کی تعلیم

حاصل کر رہی ہو ..." واضح تبدیلی کی
انگبین کے رویے میں ...
جھلک نظر آئی۔ اس بار گھر آتے ہی ...
کی نگاہوں نے انگبین کو ڈھونڈا تھا۔ پہلی بار ...
... کہنے کے لیے کچھ تھا اور اس سے سننے
کے لیے ... نے پہلی بار اپنی زندگی میں آئی
اس تبدیلی کو ... شب و روز کچھ
سہل سے لگنے لگے۔ نہ دن ... نہ رات
کو پچھتاوے اور پشیمانی ستاتی۔
لیکن شاید تقدیر کو اس کا زندگی کی آنکھ سے آنکھ ملانا
... بھایا۔
... اس کی غیر موجودگی میں بھی
امی اسے باقاعدگی سے ڈاکٹر کے پاس چیک اپ کے
لیے لے جاتی رہتیں ... مشورے ... گائنا
کالوجسٹ کو دکھاتی تھیں جس کے مطابق ...
... فٹ اور صحت مند تھی، اس لیے وہ ہر فکر سے
... بے نیازی کے عالم میں وہ ہڑبڑا کے رہ
گیا ... فون ...
"دم ... مگر ... ابھی تو ..."
گیا۔ اتنا تو جانتا تھا کہ گائنا کالوجسٹ کی دی گئی ڈیٹ
میں پورے ۳۵ روز باقی تھے۔
... کا وقت نہیں، ... فلائٹ سے
پہنچو۔"
کوشش کے باوجود اسے کنفرم ...
مزید وقت ضائع نہ کرنے کے خیال سے بائی روڈ ہی ...
... کے ساتھ ہی اسے گاڑی اور ڈرائیور
دونوں مل گئے ...
پرائیویٹ ہاسپٹل کے کوریڈور میں امی اور ابو کے
ساتھ اس کے ساس، سسر، بھائی اور دونوں ...
اپنی بیویوں کے موجود تھے، وہ ٹھٹک گیا۔ ان سب
کے ... چہرے اور متورم آنکھیں ہزار وسوسے پیدا
کر رہے تھے۔
"عارب ... بیٹے ...!" امی سسک پڑیں۔ "انگبین

کی والدہ بھی ... کرتی ہوئی مسلسل آنسو
بہا رہی تھیں۔ اس ... میں انہوں
نے سرخ آنکھیں اٹھا کے بمشکل سرہلایا ...
"ماں ہے نا، شاید ماں کے دل کو پہلے خبر ہو گئی ...
... آج صبح تڑکے ہی اپنے بڑے بیٹے اور بہو
کے ساتھ ... تک تو بیٹا بالکل ٹھیک
ٹھاک تھی۔ بلڈ پریشر ... معمولی سا ہائی ہو جایا
کرتا تھا اور ایسا تو ان دنوں ہو ... پہنچانے گیا
ہوا۔ اچھی بھلی بیٹھی گپیں لگا رہی ...
... سہارا دے کر اوپر کمرے میں لے جا رہی تھی
... اس کی بھابی نے بھی تھام رکھا
تھا ... ہوئی اور ہاتھوں سے نکل
گئی ... دیکھتے ہی دیکھتے ...
وہ پھر سے رو پڑیں۔ عارب تصور کر کے
... لرز سا اٹھا۔
... پچھلے ہفتے جب میں آیا تو آپ اسے بالکل
اجازت نہیں ... تھیں، اوپر والے کمرے میں
جانے کی پھر اب ...
ان دونوں کا بیڈ روم اوپر تھا۔ اس کے ...
جانے کے بعد امی نے انگبین کو پیشکش کی تھی کہ وہ ان
کے ساتھ والے روم میں شفٹ ہو جائے
لیکن اسے ... پسند ... تھا، خصوصاً اس کے آگے
بنی مغلیہ طرز کی بالکونی اور بالکونی تک آتی جامن
اور سنبل کے پیڑوں کی ...
پریگننٹ ہوئی تو امی نے سختی سے اسے اوپر جانے سے
... اس کی ضرورت کی چیدہ چیدہ اشیاء ساتھ
والے کمرے میں ... کیں اور بلا ضرورت اس کا
سیڑھیاں چڑھنا بند کروا دیا تھا۔
"... بس ہونی کو کون ٹال سکتا ہے ... اچھی
دھوپ نکلتی اوپر والی بالکونی میں بیٹھنے کو چل جاتی ... اگر
میں ساتھ ہی ... چلی جایا کرتی لیکن آج صبح خیر سے بہو
کے میکے والے ... آگئے، ساتھ میں ایک
اچھی خبر بھی لائے، ... خاندان میں ہی کہیں
طے ہو گیا تھا۔ ہم اچھے بھلے بیٹھے یہ بات کر رہے

کہ بیٹا خیریت کے ساتھ فارغ ہو تو بیوی کی حالت بگڑ [illegible] جائے کہ اچانک بیٹا چکرا کے گر پڑی، رنگ پیلا پڑ [illegible] جان۔ اس کے بھائی نے فوراً بی پی چیک کیا۔ حالانکہ [illegible] حواسوں میں آئی تو بس ایک ہی تکرار کہ اوپر جانا [illegible] کمرے میں جاتا [illegible] غلطی کر کے اسے صحیح طرح [illegible] ہے۔ ہماری [illegible] بجائے بس سہارا دے رکھا تھا۔ پتہ تب لگا جب [illegible] بے جان [illegible] کی طرح جو ہم دونوں کے درمیان کھڑی کھڑی [illegible] لڑھک گئی۔"

وہ دونوں ہاتھوں سے [illegible] کر بیٹھ گیا۔ انجیلین کے بھائی نے اس کے کاندھے [illegible] ہاتھ دراز کیا۔

"[illegible] فوراً اسے ایمرجنسی میں لے آئے۔ ڈاکٹر [illegible] انجیلین کا بی پی اتنا شوٹ کیسے کر گیا۔ ابھی پرسوں [illegible] وار چیک اپ کروا کے لائی ہیں۔" ہم نے معلومات [illegible] اور جس وقت وہ آئی سی یو میں انجیلین کو [illegible] جا رہا تھا تو وہ ہم آواز میں ایک اور حقیقت سے [illegible]

"ڈاکٹرز کو برین [illegible] خطرہ ہے کیونکہ بی پی کم نہیں ہو رہا۔ اسی لیے وہ [illegible] کترا رہے ہیں ورنہ انجیلین کی بگڑتی حالت اور [illegible] زیادہ انیمک ہونے کی وجہ سے بچے کی زندگی کو سخت [illegible] ڈاکٹر تابندہ کے مطابق اگر اور آدھ ایک گھنٹے تک [illegible] نہ ہوئی تو وہ آخری حل کے طور پر آپریشن [illegible] بچے کو بچانے کی کوشش کریں گی۔"

آدھے گھنٹے سے پہلے ہی ڈاکٹر نے ایمرجنسی کے طور [illegible] آپریشن کے کاغذات پر سائن کروا لیے [illegible] کے ساتھ اس نے اجازت نامہ پر رضامندی کر دی [illegible] منتوں کے حصار میں انجیلین آپریشن تھیٹر تک گئی اور وہ دو گھنٹے [illegible] طویل دو گھنٹے۔۔۔ دو صدیوں سے بھاری گزر [illegible]

"مبارک ہو بیٹی ہوئی ہے اور خدا کا شکر ادا کیجئے کہ بالکل [illegible] بچی کی ماں کو بھی زندہ بچا لیا گیا ہے ورنہ چانسز تو [illegible]

ڈاکٹر تابندہ کے الفاظ [illegible] رمق دوڑا گئے۔ عارب کی امی، انجیلین کی امی دونوں سجدہ شکر میں چلی گئیں۔

[illegible] سے آئی سی یو میں منتقل کرتے ہوئے آکسیجن [illegible] سے ڈھکے اس کے نڈھال چہرے کو دیکھ [illegible] ایک عجیب سا پڑا۔ اگرچہ اس نے [illegible] انجیلین [illegible] نہیں چاہا تھا کہ جیسے کوئی اپنی نئی نویلی من [illegible] لیکن اس بے ضرر اور سادہ سی لڑکی سے اسے [illegible] نہیں [illegible] بلکہ جب سے ان کے درمیان [illegible] وہ اپنے دل میں اس کے لیے [illegible] محسوس کرنے لگا تھا۔ [illegible] حیثیت سے نہ سہی مگر بیوی کی حیثیت سے۔۔۔ یا پھر اپنے ہونے والے بچے کے لیے۔

[illegible] موت کے شکنجے میں [illegible] دیکھ کر [illegible] بڑا عجیب سا محسوس ہوا جیسے ان حالات کا ذمہ دار وہ خود ہو۔

"[illegible] وجہ سے۔۔۔ میرے لیے۔۔۔ صرف میرے لیے [illegible] بچے کو دنیا میں لانے کے لیے وہ اتنا سب کچھ کر رہی ہے [illegible] جان پر بن گئی، وہ موت سے لڑ رہی ہے۔ صرف اور [illegible] قائم رکھنے کے لیے۔ یہ ہے ہمارا رشتہ دنیا کی سب سے بڑی حقیقت اور میں اس حقیقت کو جھٹلائے خوابوں [illegible] دنیا میں بھٹکتا رہا لیکن اب۔۔۔ اب میں اس رشتے کو پوری [illegible] کے ساتھ نبھاؤں گا۔" اس نے خود سے عہد کیا۔

اپنے اس بچے کو جس نے ابھی چند ہی منٹ پہلے اس دنیا میں آنکھ کھولی تھی، بن ماں کے دیکھنے کا تصور [illegible] ہلا گیا۔

"عارب میرے بچے [illegible] میں رکھیں یتیم

[illegible] فوراً" پرس سے ہزار ہزار [illegible] خانے میں [illegible] کے چند نوٹ نکالے [illegible] ان کی آواز کپکپا رہی تھی۔

"امی! بس کچھ دیر تک جاتا ہوں، ذرا انجیلین کو [illegible]

[illegible] بیٹا امانت پوری کرنے میں تاخیر سے کام نہیں لینا چاہیے [illegible] نے بھی تو ہماری دعائیں فوراً قبول کی ہیں پھر ہم [illegible] ادا کرنے میں دیر کیوں کریں۔"

پکی پکائی دیگیں تیار ملتی تھیں۔ خرید [illegible] پہنچایا اور سیدھا ہاسپٹل پہنچا۔ کوریڈور میں اپنی ساس [illegible] اور احمر بس کو اسے سنبھالنے کی کوشش [illegible] کے اس کے پیروں [illegible] برف بن گئے۔ [illegible] اس نے امی کی طرف دیکھا، وہ سکتے کے عالم میں [illegible] ابو نے آگے بڑھ کے اسے سہارا دیا۔

"امی! اب؟ کیسے۔" وہ بڑی دقت سے وہ یہ چند الفاظ ادا کر [illegible]

"[illegible] جلدی میں تمہارا موبائل نمبر ملاتی رہا تھا۔۔۔ [illegible]

"لیکن ڈاکٹرز تو کہہ رہے تھے کہ اب خطرے کی کوئی بات نہیں۔ اسے کچھ دیر میں ہوش آ جائے گا۔" [illegible] احتجاجاً" چلا اٹھا۔

"ہاں [illegible] ہوش آیا بھی تھا۔"

وہ چونک کے انہیں [illegible] انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ہوش میں آنے کے فوراً" بعد اس نے ہم سب سے ملنے کی خواہش ظاہر کی اور تم سے بھی۔"

"مجھ [illegible] اور میں [illegible] میں نے کہا بھی تھا کہ۔" اسے پچھتاووں نے [illegible] وہ آخری وقت میں مجھ سے کیا کہنا چاہتی تھی۔

"کچھ دیر تک وہ اندر اپنی ماں، بہن اور تمہاری امی سے خاصی بہتر حالت میں باتیں کرتی رہی پھر اچانک۔۔۔ پتا نہیں [illegible] اتنے کامیاب آپریشن کے بعد۔۔۔ شاید اللہ کو یہی منظور تھا۔" وہ [illegible] تسلی دیتے رہے اور وہ بے جان قدموں کو گھسیٹتا رہی کارروائیاں پوری کرتا رہا۔۔۔ [illegible] اس گھر تک بھی لے کر جاتا تھا، جہاں محض چودہ [illegible] ہزاروں ارمانوں کے ساتھ بیاہ کے لایا گیا تھا۔

☼ ☼ ☼

"اللہ اکبر۔۔۔ اللہ اکبر" فجر کی اذان کی آواز اسے خیالوں سے کھینچ لائی۔

"تو۔۔۔ صبح ہو گئی۔" اس نے رات بھر [illegible] اعصاب کو ڈھیلا چھوڑنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ [illegible] اور شانے اکڑ چکے تھے۔ رات بھر کی جلتی آرائشی [illegible] اولین ساعتوں کے ملگجے سے اجالے کو بھی روشن کر رہی تھی۔

لان میں رات کی دعوت کی تمام باقیات [illegible] تھیں۔ کچھ ترتیب سے اور کچھ بے ترتیبی سے [illegible] کے اوپر دھری چیئرز ایک طرف رول کر کے رکھے شامیانے [illegible] جا بجا بکھرے استعمال شدہ ٹشو پیپرز، ہڈیاں، کولڈ ڈرنک [illegible] کل کی اتنی توجہ اور محنت سے کی گئی سجاوٹ [illegible] ہو چکی تھی۔

"بالکل [illegible] میرے دل کی طرح۔"

اس [illegible] فلاور ارینجمنٹ۔۔۔ جس پر اس نے بڑے چاؤ سے ہزاروں روپے لٹائے تھے۔

اسے ایک بار پھر اپنی وہ سادی [illegible] تلخیاں یاد آنے لگیں جو اس شادی کے لیے اس سے [illegible] انجیلین کی موت نے اسے حقیقتاً" دکھ پہنچایا تھا [illegible] کے محض چند دن بعد بھی امی کی یہ بات سن کر [illegible]

"[illegible] نے مرنے سے پہلے ایک [illegible] سی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ شاید وہ جانتی تھی کہ اس کا وقت [illegible]"

وہ سوچنے لگا [illegible] کی آخری خواہش کیا ہو سکتی ہے۔

"وہ چاہتی تھی کہ اس کی بچی کسی غیر عورت [illegible]

UrduPhoto.com
posted by Mina@oneurdu.com

بجائے اپنی امی [illegible] کی گود میں پرورش پائے۔ کسی دوسری عورت کی بجائے احمریں اسے حقیقی محبت اور شفقت دے سکے گی۔" امی نے آہستہ سے بتایا۔

"لیکن امی! یہ کیسے ممکن ہے؟ احمریں کی بات [illegible] ہو سکتی ہے اور [illegible] عرصہ یہ ذمہ داری نبھائے گی۔ نہ تو اس کا عمر بھر غیر شادی شدہ رہ کر بہن کی اولاد پالنے کا ایثار مجھے گوارا ہے اور نہ یہ مجھے منظور ہوگا کہ میری بیٹی کسی غیر کے گھر پلے۔ سگی خالہ کے ہوتے ہوئے کیا فرق پڑے [illegible]"

[illegible] نے گہری سانس بھری وہ بڑی [illegible] جیسے اسے کچھ سمجھانے میں ناکام ہو رہی ہوں۔

"اس کا حل بھی بینا نے خود ہی تجویز کر دیا تھا اور وہ [illegible] کی تمہارے ساتھ شادی [illegible]" انہوں نے [illegible] الفاظ [illegible] ادا کر دیا۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں اور ادھ [illegible] کے ساتھ انہیں دیکھ کے رہ گیا۔ دل نے [illegible] کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

"شاید یہی حل بہترین ہے اور قابل عمل بھی۔" [illegible] بولے۔

"اس وقت وہاں میرے علاوہ بینا کی ماں بھی موجود تھیں۔ بینا نے ان کے ہاتھ تھام وعدہ لیا تھا۔ میں سوچ رہی ہوں کہ دسویں کے بعد تمہارے ابو کے ساتھ جا کر [illegible] بات کروں پتا چلے کہ ان کے ارادے کیا ہیں۔"

"ارادے۔" وہ بڑبڑایا۔ "مگر آپ تو کہہ رہی تھیں کہ بینا نے ان سے وعدہ [illegible]"

"ہاں وہ تو ہے لیکن سوچتی ہوں کہ کہیں مرتی ہوئی بیٹی کے قول سے زیادہ اہم زندہ بیٹی کے ارمان نہ ہو جائیں۔"

"ارمان۔" وہ چونکا۔ "ہاں واقعی احمریں کی بھی تو کوئی مرضی ہو سکتی ہے، کوئی ارمان ہو سکتے ہیں، کوئی پسند ہو سکتی ہے۔"

اور اس "پسند" والے خیال نے اس کی روح تک سلب کر لی۔ اسے [illegible] انکشاف ہوا کہ خود اذیتی کی حد کرتے کرتے [illegible] دل سے جبراً یہ اعتراف کرتا رہا ہے کہ اسے اب [illegible] کوئی دلچسپی نہیں اور اس اتفاقیہ حادثے کی گرفت سے خود کو آزاد کرا چکا ہے، مگر درحقیقت وہ ابھی تک ان آنکھوں کی [illegible] لے رہا ہے۔

"وہ ماں ہیں [illegible] کی تھیں، ویسی ہی احمریں کی بھی ہیں۔" امی اس کی خاموشی سے [illegible] خود ہی نتائج اخذ کرنے لگیں۔

"پھر خاندان برادری کا بھی سوال ہے، اپنی نند کے بیٹے کے لیے [illegible] چکی ہیں وہ۔ کہیں بات سے پھرنے کی وجہ سے [illegible] پیدا ہو جائیں [illegible] بھی ہو سکتا ہے کہ احمریں کو اعتراض ہو تم سے شادی کرنے [illegible]" [illegible] صاف مگر سفاک بھرے پر اس نے تڑپ کے انہیں دیکھا۔

مگر ہوا یہ کہ ان کے تمام [illegible] اور عارب کے [illegible] ہوئے بے نام و بے معنی رہے۔ ان کے [illegible] نگینہ کی والدہ نے از خود یہ تذکرہ چھیڑ دیا، وہ نگینہ کی [illegible] تک [illegible] نہ صرف وہ بلکہ میرو بھی۔

"بہن جی! آپ کو تو یاد ہوگا کہ بینا جاتے جاتے [illegible] یہ ذمہ داری سونپ گئی [illegible] وہ کوئی بھولنے والی بات ہے، میں تو خود اس دن سے [illegible] اسی کے بارے میں سوچ رہی ہوں کہ وہ ہمیں کس امتحان میں ڈال گئی ہے۔"

"پہلے مجھے بھی ایسا ہی لگا تھا لیکن اب میں نے ٹھنڈے دل سے سوچا تو سمجھ آیا اس میں صرف اس بچی کی نہیں، بلکہ ہم سب کی بھلائی [illegible] ہے۔ وہ بچی جو پیدا ہوتے ہی ماں کی گود سے محروم ہو گئی [illegible] سوتیلی ماں [illegible] نہ میں وہاں سکون سے رہ سکتی تھی نہ ہی آپ لوگ مطمئن ہوتے لیکن میرو۔۔۔ وہ بہن کی اولاد کو سینے سے لگا کے رکھے گی۔"

"یہ تو آپ درست کہہ رہی ہیں۔ آپ اس کی بات اپنی نند کے بیٹے سے طے کر چکی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس فیصلے سے آپ کے خاندان میں کوئی تنازعہ پیدا

ہو جائے گا یا پھر احرین ہی اس کے لیے رضامند نہ ہو۔

"خاندان کی مجھے پروا نہیں، میرے لیے زیادہ اہمیت میری مرتی ہوئی بچی کی آخری خواہش کی ہے اور اس سے بھی بڑھ کے اپنی نواسی کی خوشیاں اور رہا میرو کی مرضی کا سوال تو اس سے [illegible] مطمئن ہوں۔"

"اگر ایسا ہے تو پھر میں عارب سے بھی میری بات ہو چکی ہے، یوں تو وہ دوسری شادی کے بارے میں سننا ہی نہیں چاہتا تھا۔ مجھے مطمئن کرنے [illegible] قسم تک اٹھانے پر تیار تھا کہ وہ زندگی بھر دوسری شادی کا [illegible] بھی نہیں لیکن جب میں نے اسے بیٹا کی آخری [illegible] میں بتایا تو ذرا نرم پڑا لیکن مشروط طور پر۔۔۔ [illegible] مکمل رضامندی اور احرین کی خوشی سے اس پر تیار ہوں [illegible]۔"

"پھر تو کوئی مسئلہ [illegible] واپسی کے بعد باقاعدہ بات کریں گے لیکن تب [illegible] دراصل میں یہ کہنا چاہتی تھی کہ کل دسویں کے بعد ہم واپس جا رہے ہیں تو اگر آپ کی اجازت ہو تو بچی کو ہم ساتھ [illegible]" انہوں نے جھجکتے ہوئے مدعا بیان کیا۔

"لیکن۔۔۔" وہ ماننے میں [illegible] ایک عرصے بعد اس آنگن میں کسی ننھے بچے کی آواز گونجی تھی [illegible] ان کا حوصلہ نہ رہا تھا اسے خود سے جدا کرنے کا۔

"[illegible] تو آپ [illegible] اور ہم اب عمر کے اس دور میں ہیں جب پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں گودوں کھلانے کی آرزو تو بہت ہوتی ہے [illegible] اتنے چھوٹے بچے کی ذمہ داری بہت ہوتی ہے، آپ [illegible] ہو کے رہ جائیں گی، اور ایک وجہ اور بھی ہے اور وہ یہ [illegible] ہوں میرو اور بچی دونوں ایک دوسرے کی عادی [illegible] ابھی سے میرو کی گود پہچاننے لگی ہے۔"

"ہاں یہ تو ہے۔" دل کو ذرا سی تسلی ہوئی کہ [illegible] لوٹ کے تو ان کے پاس آنے والا ہے۔ اور یوں وہ جاتے [illegible] تتلی کو ساتھ لے گئے۔

اسے تتلی نام بھی احرین نے ہی دیا تھا۔ تھی بھی [illegible] چھوٹی اور نازک سی، گلابی گلابی روئی کے گالوں جیسی [illegible]

[illegible] گزرے پتا ہی نہ چلا۔ [illegible] ایک ہفتے کی چھٹی لے کر آنے کو کہا تو اسے اندازہ ہوا [illegible] ہے۔ جسم میں ایک نو عمری والی [illegible] پھیل گئی۔ اسے اپنا سادہ سا فلیٹ کسی طرح بھی [illegible] شان [illegible] لگ رہا تھا۔ فوری طور پر اس نے سارا انٹیریئر [illegible] بیڈ روم میں رکھوائے۔ لونگ روم میں [illegible] ڈیکوریشن پیسز کا اضافہ کیا۔ وہ اس [illegible] حسین بنا دینا چاہتا تھا جہاں رہنے وہ [illegible] رہے تھے ورنہ وہ شادی بھی خوب دھوم [illegible] شان سے کرتا لیکن [illegible] نے [illegible] کر لی۔ اور وہ لا بیڈ روم خصوصی طور سے آراستہ کیا گیا۔ فلاور ارینجمنٹ اور ڈیکوریشن کروائی گئی۔ احرین کے لیے اس موتیا رنگ [illegible] عروسی لباس کا انتخاب [illegible] اس نے خود کیا۔ وہ [illegible] کس قدر چاہ ہے اور کس قدر طلب [illegible] کتنے خوبصورت الفاظ اس نے ذہن میں مرتب کر [illegible] ان آنکھوں کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے اور کتنے [illegible] سنبھال رکھے تھے اس پر لٹانے کے لیے۔

مگر ابھی تو اس نے اپنے دل کی [illegible] اس پر ظاہر بھی نہ کی تھیں کہ اس کے دل کا حال مکمل طور پر منکشف ہو گیا۔ وہ نہ صرف اس سے گریزاں تھی بلکہ [illegible] اور [illegible] بھی۔

وہ ساری رات یہ سوچ سوچ [illegible] رہا کہ آخر اس گریز کی وجہ کیا ہو سکتی ہے۔

بہت سوچنے کے بعد دل و دماغ بس اسی ایک نکتے پر متفق ہوئے کہ وہ صرف بحالت مجبوری اپنے خاندان کے دباؤ [illegible] آخری خواہش کے احترام میں اس شادی کے لیے تیار ہوئی [illegible]

☆☆☆

اذان ختم ہوتے ہی اسے احساس ہوا [illegible] اب گھر میں نماز کے لیے بیداری شروع ہو چکی ہوگی۔ [illegible] پہلے تو ابو مسجد جانے کے لیے نکلیں گے اور [illegible] طرح۔۔۔ دیکھ کے نجانے کیا سوچیں۔ ناچار اسے قدموں کا رخ اسے اندر کی جانب موڑنا پڑا۔

اپنے کمرے کے دروازے [illegible] آگے وہ [illegible] کر سوچنے لگا کہ اسے دستک دینی چاہیے یا ہینڈل موڑ [illegible] چاہیے۔

"[illegible] ہی ہو گی یا۔۔۔"

یہ سوچ کر اس نے [illegible] ہلکی سی دستک دی۔ کوئی جواب نہ پا کر آرام سے دروازہ کھولا تو وہ بیڈ سے اٹھ ہی رہی تھی۔ اسے اندر آتا دیکھ کر [illegible] احتیاط کے ساتھ بیٹھ گئی اور اپنے پہلو میں لیٹی تتلی کو [illegible] دروازہ بند ہونے کی آواز پر احرین نے [illegible] ہونٹوں پر انگلی رکھ کے اسے خاموشی کا اشارہ دیا۔

عارب کو لگا [illegible] درمیان کوئی اجنبیت کوئی بیگانگی نہ ہو اور [illegible] تتلی کے ننھے وجود نے انہیں کسی ریشمی ڈور سے باندھ دیا ہو۔

[illegible] کے ایک اپنائیت بھرے اظہار نے رات کے تلخ [illegible] کی ساری بدمزگی زائل کر دی۔ وہ واقعی سب کچھ بھول گیا۔ دبے پاؤں اس کے قریب آ کھڑا ہوا۔

پتا نہیں کب وہ تتلی کو یہاں لے کر آئی اور پتا نہیں کب اس نے اپنا عروسی لباس تبدیل کیا تھا۔ بلیک اینڈ وائٹ پرنٹ [illegible] ڈھیلے ڈھالے کاٹن کے کرتا شلوار اور اس پر سفید دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا۔ [illegible] اب کا چہرے پر ہلکا سا نشان بھی باقی نہ تھا، [illegible] بھی مانگ میں چمکتے افشاں کے ذرات کے۔ بال ایک [illegible] جوڑے میں قید تھے پھر شاید اس کی گہری نیند [illegible] ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔ قریب کھڑے عارب پر ایک نظر ڈالے بغیر وہ سیدھی ڈریسنگ روم [illegible] چلی گئی اور دیوار گیر الماریوں کے پٹ کھول کر کچھ تلاش کرنے لگی۔

"یہ لو۔" عارب نے بیڈ کی سائیڈ [illegible] دراز سے جائے نماز نکال کر اس کے آگے کی۔

"[illegible] ڈھونڈ رہی تھیں تم؟"

"شکریہ۔"

"شکریہ تو مجھے تمہارا ادا کرنا [illegible] احرین!" اس نے ان دیکھی دیوار گرانے کی [illegible] پہلا قدم اٹھایا۔

"یہ تمہاری شادی کی پہلی رات تھی، اس گھر میں [illegible] پہلی رات اور اس میں بھی تم اپنے فرض سے غافل [illegible] اس محبت کے بدلے میں محبت کے سوا اور کیا [illegible] میں تم سے عہد کرتا ہوں احرین۔۔۔ کہ آج سے [illegible] میرے تمام۔۔۔"

"[illegible]" اس نے ہاتھ اٹھا کے اسے مزید کچھ کہنے سے باز رہنے کا اشارہ [illegible] میں حد درجہ بیزاری اور تنفر تھا۔

"پلیز۔۔۔ آپ اپنے تمام عہد اپنے پاس ہی [illegible] رکھیے۔ میں یہاں آپ سے عہد و پیماں باندھنے نہیں [illegible] فرض کو ادا کرنے کی نیت سے آئی ہوں، اس کے [illegible] ضرورت ہے نہ ہی کسی اور چیز کی حاجت۔" [illegible]

عارب کا دل بجھ گیا۔

"[illegible] ویسے بھی تتلی کے معاملے میں، میں کسی پر کوئی [illegible] گی۔ بہن کی اولاد ہے وہ۔۔۔ آپ مجھ سے یہ [illegible] تب بھی میرا اور اس کا تعلق کمزور نہیں تھا۔"

"میں مانتا ہوں مگر میرا کہنے کا مقصد تو صرف یہ تھا [illegible] اعلیٰ ظرفی کا ثبوت تو کوئی کوئی دے سکتا ہے۔"

اس نے [illegible] ماحول [illegible] کرنے کی کوشش جاری رکھی۔ "آخر دلہن کے روپ [illegible] کم آسان تو نہیں۔"

"اور آپ۔۔۔ آپ کا اپنے بارے میں کیا خیال

posted by Mina@oneurdu.com
UrduPhoto.com

ہے؟" اس نے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ سجائے ہوئے چبھتی ہوئی نظروں کے ساتھ سوال کیا۔
"میری جگہ ہوتے، یعنی آپ کی شادی ایک بچی کی ماں سے ہوئی ہوتی اور وہ دلہن کے روپ میں شادی کی پہلی رات اپنی بچی کو ... گزار دیتی تو کیا آپ تب بھی اسی طرح اس کی حوصلہ افزائی ... ہوتے؟"
"بات کہاں سے کہاں پہنچا دی ہے۔" عارب کی پیشانی شکنوں سے پر ہو گئی۔ احریں نے کچھ اور سمجھا۔
"دیکھا! اس بات کا تصور ہی آپ کو کس قدر ناگوار لگ رہا ہے۔"
"ایک منٹ... ایک منٹ احریں!" وہ غصے سے ... کہنے لگا۔ صلح جو اور شانت رہنے کے سارے ارادے دھرے ...
"تم نے بھی کبھی ... کوئی احسان نہیں کیا۔ اگر تم اس کی سگی خالہ نہ ہوتیں ... ہوتیں تو کیا تب تمہیں شادی کی پہلی رات اس ... کا وجود گوارا ہوتا؟ تمہیں ابھی نہیں۔"
... کہتی رہی اور وہ اس کے قریب سے گزرتا واش روم میں ... واش روم کے دروازے نے دھڑ سے بند ہو ... بچی اس اچانک دھماکے سے ڈر کے بیدار ہوئی اور چلا چلا کے رونے لگی۔

☆

وہ خاموشی سے ... بیگ میں پیکنگ کرتے دیکھ رہا تھا۔ امی ابھی کچھ دیر پہلے ہی ... کمرے میں لے کر گئی تھیں۔ عارب نے ایک بار پھر اسے ... کی کوشش کی۔
"احریں ... ذرا سی بات کا۔"
"میں آپ کے ساتھ ... نہیں جاؤں گی، ہرگز نہیں جاؤں گی۔ یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔ جس میں کسی قسم کی تبدیلی ممکن نہیں۔"
"... تم تب بھی دکھا سکتی تھیں، جب تمہاری شادی میرے ساتھ کی جا رہی تھی۔"
"بار بار مجھے یہ طعنہ مت دیجیے۔" اس نے ایکدم سے ... کہا اور ... وہ ... غور ...
"میں آپ کو کیسے یہ یقین دلاؤں کہ یہ شادی نہ تو زبردستی ہوئی ہے اور نہ ہی کسی نے مجھے مجبور کیا ہے۔ ... حقیقت ہے کہ اس شادی کے لیے میری رضا ... آپ بھی مت بھولیے کہ ... ہوں، آپ کی بیوی نہیں۔ مجھے ... دیجیے، نہ مجھ پر کوئی حق جتایئے ... ختم کروں گی۔"
... لہجہ پتھر کرنے ... آخر میں الفاظ ... عارب اب تک ... آنکھوں میں ہی کھویا ہوا تھا، جو ایک بار اس ... کے بعد اب رخ پھیرے آنسو بہا رہی ...
... بادل ... دریا خواب ...
... گنگناہٹ پر وہ چونک گئی اور ناگواری سے ... مبادا اس کا دماغ چل گیا ہو۔
وہ ذرا سا سنبھل گیا۔
"میری بیٹی کی ماں بننے کے لیے ... بنا ہی ہو گا۔" اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی شوخی کی جسارت کی۔
"مجھے ایسی کوئی غرض نہیں۔" وہ بات کی تہ میں اترے بغیر رکھائی سے ... بیگ کی سائیڈ پاکٹس چیک کرنے لگی۔
"خیر یوں تو مت کہو، شوق تو بہت ہے ... کی ماں بننے کا۔" وہ اور کھلا۔
"... میرا حق بھی تسلیم کرنا پڑے گا اور مجھے بھی یہ حق جتانے کی ... دے گی۔"

"مجھے دھمکا ... آپ مجھے خوفزدہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔"
"تم کوئی مغویہ نہیں ہو جسے ... رکھا ہوا ہے اور اسے خوفزدہ کرنے کی ... دھمکا رہا ہوں۔ منکوحہ ہو میری... منکوحہ۔"
"... جائز ..." ... کو کسی طرح نرم نہ پڑتے دیکھ کر عارب کو بھی اپنا ... ترک کرنا پڑا۔
"ہونہہ، جائز... شرعی... منکوحہ... بیوی..." اس نے چبا چبا کے جتایا۔
"وہ تو میری بہن بھی تھی۔"
"... کیا ذکر ..." وہ حیران ہوا۔
"ذکر تو وہ عارب مصطفیٰ!" وہ عجیب طرح سے مسکرائی۔ جیسے اسے ... دے رہی ہو یا خبردار کر رہی ہو۔
"آپ کے سامنے اس کی سگی بہن بیٹھی ہے ... رہی ہوں کہ مجھے ساتھ لے جانے کا ارادہ ... آپ کو سوائے مایوسی کے کچھ ہاتھ نہ ... گا۔"
شادی سے ... پہلے ... تفصیلی گفتگو تھی جو ... ختم ہوئی۔
وہ اسے ناپسند کرتی تھی بلکہ شاید نفرت کرتی تھی ... وہ تو اس کے ہر عمل سے بخوبی ہو ... تھا لیکن "کیوں"؟ یہ وہ جاننا چاہتا تھا۔
جب ان سرمئی بادلوں ... آنکھوں ... کے لیے ... کوئی چیز اس کے لیے ... زیادہ ناقابل برداشت ہوتی تھی۔ پہلی رات کو بھی وہ اسی ... غصے سے کھولتا باہر نکل گیا اور دوسری بار جب شادی ... دوسرے روز وہ دو دن کے لیے اپنے میکے جا رہی تھی تو اس نے ... کوشش کی۔
"میں پرسوں تمہیں لینے آ رہا ہوں ... کے بجائے وہاں رہنے کا دورانیہ مختصر کرتے ہوئے ... کا پروگرام بنا لو تو میں ابھی تمہارے ساتھ چلا چلتا ہوں ... رہ کر کل واپس چلے آئیں گے۔"
"یہ مہربانی کس لیے ہیں؟" تیوری چڑھا کے پوچھا گیا۔
"مہربانی ... مہربانی کیسی... بھئی ... جانا پڑتا ہے۔ ہاں دو دن رہنا ذرا مشکل ہے ... سوچا جب آنا ہو مجھے بتا دینا، میں آجاؤں گا۔"
"آپ کیوں زحمت ... میں آجاؤں گی۔ ویسے ہی جیسے انگبین آئی تھی۔ آپ ... کیوں ترک کر رہے ہیں۔"
عارب کو بہت کچھ یاد آ گیا۔ انگبین بھی مکلاوے کے وقت ... گئی تھی۔ سسرال والوں کے بے حد اصرار اور امی کے ... سمجھانے پر بھی وہ ساتھ جانے کو تیار نہ ہوا تھا۔
"بھئی مجھے اجنبی لوگوں میں رہنے سے گھبراہٹ ہوتی ہے، اس لیے میری طرف سے تو معذرت ..." ... رکھائی سے ساس کے محبت بھرے اصرار کے جواب میں کہا تھا۔
"تو بیٹا! پھر کل آجانا ... ہو گی، یہ تو رسم ہوتی ہے۔ تمہاری غیر موجودگی ... جنم دے گی۔ ہم کس کس کو مطمئن کرتے پھریں ..."
"ہاں ہاں ... ضرور ... گا۔ ... بھی کوئی کہنے کی بات ہے۔" اس کے برے برے ... کی پروا نہ کرتے ہوئے امی نے جلدی سے انہیں ... بھی اپنی ضد کا پکا تھا۔ اس روز امی اور ابو کو اکیلے ہی ... امی کی صلواتیں ڈھیٹ بنا سنتا رہا مگر ٹس سے مس نہ ہوا۔
... پرانی بات یاد ... احریں کا طنزیہ لہجہ بھی ... آ گیا۔ اب وہ اسے کیا بتاتا کہ ... اس کے وہاں نہ جانے کی وجہ کیا تھی۔
اس کی خاموشی نے احریں کو اور بولنے پر اکسایا۔
"سسرال جانا ... ذمہ داری اٹھانا یہ سارے فرائض آپ کو بوجھ لگا کرتے ... بوجھ پھر اب آپ یہ نئے اصول کیوں وضع کر رہے ہیں؟"

UrduPhoto.com
posted by Mina@oneurdu.com

اس کی باتوں کا عارب کے پاس بڑا خوبصورت جواب تھا مگر اسے [illegible] اپنے جذبوں کے بے ساختہ اظہار کے جواب میں [illegible] "پذیرائی" [illegible] تھی اسی لیے چپ رہا۔

وہ اب [illegible] بھی یہ بحث لاحاصل ہی جاری تھی [illegible] کے چند فقرے عارب کو [illegible] ہلکی سی [illegible] کے رکھ [illegible] وہ اندر ہی اندر [illegible] دستک کے ساتھ ہی اندر داخل ہوئیں۔ احمرین نے [illegible] پوچھا۔

"[illegible] تھا اس لیے روئے [illegible] لگی اور تم سناؤ [illegible] تھی۔ گر آپ [illegible] جا رہی [illegible] کسی نتیجے پر پہنچی یا وہی فضول کی ضد [illegible]" [illegible] سے پوچھا۔

"نہیں [illegible] وہاں [illegible] نہیں چاہتی [illegible] گا نہ ہی [illegible] وہ شہر پسند [illegible] ہوں [illegible] نہیں، تمہارے [illegible] کیا بات [illegible] ایسے علاقوں میں بھی [illegible] حکومت [illegible] سخت گرمیوں کے دن ملتان [illegible] گزارے ہیں اور [illegible] کی سردیاں [illegible] ایسے علاقوں میں بھی رہی ہوں جہاں تانگے پر بیٹھ [illegible] سفر کرتے ہوئے [illegible] ہل جاتی تھیں مگر یہی تو ازدواجی زندگی [illegible] دکھ سکھ اکٹھے سہنا پڑتے ہیں۔ تمہارے [illegible] اظہار [illegible] میں تو بار تبادلہ ہوا اور مجھے جانا ہی پڑا۔ تمہارا شوہر [illegible] اس لحاظ سے تمہاری گرہستی بھی وہاں ہوگی۔ یہاں [illegible]"

"وہی جو انجبین کرتی تھی۔" وہ درست [illegible] تھی ہر بات [illegible] اپنی بہن کا حوالہ دیتا۔ اس کی عادت بنتا جا رہا تھا۔

"وہ بھی تو ان کے ساتھ [illegible] آپ [illegible] نے کے بجائے یہیں آپ کے ساتھ رہتی تھی۔ [illegible] تھی۔" امی نے کچھ کہنا چاہا مگر اس نے [illegible] اچک لی۔

"اس کی بات [illegible] کی بات اور ہے۔ جب یہ اسے ساتھ نہیں لے [illegible] کے جانے پر اصرار کیوں اور اگر آپ انجبین کو اپنے ساتھ رکھ سکتی تھیں تو مجھے کیوں نہیں۔" اس نے بحث بڑھائے [illegible] انہیں ذرا سی ناگواری محسوس ہوئی لیکن بظاہر اس کا دل [illegible] ہوئے مسکرا کے کہا۔

"نہیں، کیوں تم دونوں میں فرق برتنے لگی ہوں، تم تو اسی کا [illegible] ہو [illegible] نہیں کہ میں تمہیں ساتھ نہیں رکھ سکتی۔ مسئلہ یہ ہے کہ [illegible] شوہر کا [illegible] ہوتے ہوئے یہاں کیوں رہو، بینا کے ساتھ تو [illegible]"

"یہی تو میں جاننا چاہتی ہوں کہ آخر وہ بھی تو یہاں [illegible] کے ساتھ نہ جانے کی وجہ کیا تھی۔" وہ نجانے کیا سننا چاہتی تھی [illegible] فوراً [illegible] کہہ دینا چاہتی تھیں کہ اس کے نہ جانے کی وجہ بھی اس کی ضد [illegible] اس وقت [illegible] لیے بیٹھی ہو، مگر مصلحتاً اصل بات چھپا [illegible] احمرین اپنی ضد میں اور پکی نہ ہو جائے [illegible] رکھنے پر قطعاً تیار نہ تھیں۔ انجبین کی بار تو [illegible] مجبور [illegible] اس کی ضد اس لیے چلنے دی کہ خود عارب اسے ساتھ نہیں لے جانا چاہتا تھا۔ وہ [illegible] ان کا مزاج احمرین سے [illegible] تھی۔ [illegible] ان کی بہو بنی تھی اس کے تیور انہیں اکھڑے اکھڑے لگے تھے وہ نہیں چاہتی تھیں کہ اس کے یہاں رہنے سے میاں بیوی کے تعلقات میں کوئی بگاڑ پیدا ہو، جہاں تک [illegible] تعلق تھا اس کے بارے [illegible] مطمئن تھیں۔ احمرین بالکل ماں کی طرح اس کی دیکھ بھال [illegible] کی تکلیف اور بھوک پر بے چین ہو جایا کرتی۔

"آپ [illegible] بتایا [illegible] کہ اس کے ساتھ نہ جانے کی وجہ کیا تھی؟" احمرین نے [illegible] سے کہا لیکن سوالیہ نگاہیں عارب پر جمی تھیں۔

"دراصل ان دنوں عارب کی مجبوری تھی اسے [illegible] لیے اس نے خود منع کر دیا۔"

"خود منع کر دیا۔" اس نے پُرسوچ انداز میں دیکھا۔ "لیکن اب فلیٹ بھی مل چکا ہے' سب کچھ سیٹ کر دیا ہے اس نے پھر تم کیوں انکار کر رہی ہو۔"

... امی شاید اور بھی کچھ ... تم اسے منانے کے لیے ... لیکن تخلی کی آواز پر پلٹ ... احمریں بھی ساتھ ہی کھڑی ہوئی۔

"آپ بیٹھیں آنٹی! میں دیکھتی ہوں۔ بھوک لگی ہوگی فیڈر ..."

"نہیں ... مجھے فیڈر بنانا اور ویسے بھی کچھ دن تو مجھے پڑتے ... مجھے بھی تو لگے کہ میں دادی بن گئی ہوں۔ کل تو تم وہ اسے لے جانے والے ہی ہو۔" انہوں نے دانستہ جتایا۔ وہ ... گئی۔

"احمریں ... سوچ لو۔" امی کے باہر نکلتے ہی عارب نے ... اسے رضامند کرنا چاہا۔ اس نے تو کبھی سوچا بھی ... اسے یوں کسی کے آگے گڑگڑانا پڑے گا مگر ... انسان سے۔

"... اس دن کا کتنا انتظار تھا' کتنی دعائیں کی تھیں میں نے ... قدم رکھو وہ گھر ہے احمریں! جس میں تم قدم رکھو تو ... جائے گا میری جنت۔ تم ایک بار وہاں آ کے دیکھو تو ... عشق کی شدتوں پر از خود ایمان لے آؤ ... تمہارے لیے سنوارا ہے' بالکل ویسے ... کا چپہ چپہ تمہارا ہے۔"

"بس کیجیے' اللہ کے لیے بس کیجیے۔" وہ دونوں ہاتھ چہرے پر رکھ کے سسک پڑی۔ عارب کے لیے اس کا ... قطعی ... بھی تھا اور غیر متوقع بھی۔

"احمریں! کیا ہوا ...؟"

"میں نے آپ سے کہا تھا کہ یہ ... نہیں ہو سکے گا کہ میں انیقہ کی بہن ہوں' سوکن نہیں۔ میں کیسے ان ارمانوں سے سجے گھر میں قدم رکھوں جہاں قدم رکھنے کی اجازت میری بہن کو نہ مل سکی۔

... کیسے آپ کے لیے جنت سجاؤں جبکہ آپ نے میری ... خوش گوار بھی تھی ..."

"میں نے ... احمریں ..."

"... کوشش کے باوجود وہ محبت نہیں ... اپنی کی رہ گئی تھی ورنہ اس نے اس بے ضرر لڑکی کے ... ادا کرنے کی کوشش کی تھی۔ اگر وہ خود اس ... ہوتی تو شاید وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس ... کا حق تھا۔"

"ہاں آپ نے ... آپ نے اس کی ہر خواہش کو پامال کیا ... غضب کیا۔"

"... تم سے کس نے کہا؟"

"... جب جب میں نے اس کے آنے ... کا سبب جاننا چاہا ... لیکن مجھے ابھی آنی نے خود اعتراف ... کے ساتھ جانے کی کتنی خواہش تھی لیکن آپ اسے ... تیار ... اور ... بھی ..."

"تم غلط سمجھ رہی ... بات نہیں ہے بلکہ ..." اس نے صفائی دینے کی کو ...

"بس کیجیے' کتنے پردے ڈالیں گے آپ اپنی ..."

"... بند ..." طعنہ اس کی برداشت سے باہر تھا۔ "آپ نے خود ... میرا نقطہ نظر سننے پر تیار ہی نہیں۔ ... کیا غم تھا' غم تھا بھی یا نہیں۔ میں نے اپنی طرف سے ... کوشش کی تھی کہ ..."

"... جلد ... ہے ناں ... تاکہ آپ کا رستہ صاف ہو۔"

"احمریں! اتنی ... تم میرے بارے میں اتنی غلط سوچ رکھتی ہو۔" وہ دکھ کے مارے ڈھے گیا۔ "اتنی بدگمان ... یقین کرو یہ جو تم کہہ رہی ہو' میں نے بھی اس ... تمہیں چاہتا ہوں اور بہت پہلے سے چاہتا آ رہا ہوں ... میں نے

کبھی ایسا نہیں ... تمہیں یوں بھی پایا جا سکتا ہے۔" ... محض ایک مقدس رشتے کی پابندی کرتے ہوئے ... "شجر ممنوعہ" کو چاہنے کی جسارت کر سکتا ہے' وہ ... حاجت کے حصول کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہے۔"

وہ سر تھام کے رہ گیا۔ "... تمہیں ... میں جو کہتا ہوں تم اس کا الٹا مطلب نکال لیتی ہو۔ ... احمریں! میں کیسے یقین دلاؤں ..." وہ ہار مان گیا۔

... سکتا تھا
آپ ... جا سکتا تھا
... بھی ...
لیکن میں مجبور تھا
اسی لیے تو دور بہت ...

* * *

... لیتے ہوئے خود بخود اس کے لبوں ... ہوئے انداز میں ... دروازہ ... کے بعد بھی اس نے قدم آگے نہ بڑھایا۔ وہ اندر ... ہی اچانک اوپر سے پھولوں کی برسات ہوئی ... چپ چاپ ... اپنے قدموں سے ذرا آگے ... پھولوں ... اس کی پذیرائی کرنے کے منتظر تھے۔

یہ سارا اہتمام ... نے فون پر ہدایت دے کے ... دوست سے کروایا تھا۔ بیڈ روم کے پنکھے پر بھی پھولوں کی پتیاں ... تھیں' آن کرتے ہی پھولوں کی پتیاں گرنا شروع ہو گئیں ... سمجھانے اور امی کی بار بار نصیحت کرنے پر ... ہوئی تب بھی اس کا دل نہ چاہا فون کرے ... تکلفات نہ کروانے کا کہنے کو۔

"... وہ کیا سوچے ..."

یہ خیال آتے ہی ... اب بجھے ہوئے دل کے ساتھ کسی دلہن کی طرح ... گا۔

اس کے بیڈروم ... نازل تھی۔ اس نے احمریں کی دشمن بنی ہوئی ... میں سے نکالی اور سامنے کی دیوار پر آویزاں کر دی۔ ... ہاتھ سے ... رنگا رنگ سجا دیا۔

... رنگ کے عروسی لباس میں' ہلکے پھلکے زیورات اور ... میک اپ میں بھی وہ غضب ڈھا رہی تھی۔ اس کی ... وسعت بلیک آئی لائنر کی حد بندی میں اور بھی نمایاں ... پلکیں اٹھتے اٹھتے جھکی تھیں یا شاید دیر تک جھکے ... کے بعد دھیرے سے اٹھ رہی تھیں جب اس کا یہ پوز کیمرے میں محفوظ ہوا۔ وہ سب کچھ بھلائے اسی دلکش منظر ... میں کھو گیا۔

تایا جان کا اپنی فیملی کے ساتھ اچانک ... جانے کا پروگرام بن گیا اور انہوں نے اپنے ... کے ساتھ ساتھ ابو اور امی کو بھی شامل کر لیا۔ ... ضد کی۔ وہ اکیلی وہاں کیسے رہ سکتی تھی۔ اس کی ... کہ ایک بار وہ یہاں آئے ضرور۔ وہ اسے اتنی ... محبت لٹائے گا کہ وہ اس کے جذبوں پر ایمان لے آئے گی ... جائے گی۔

لیکن ... پلاننگ دھری کی دھری رہ گئی۔ وہ اپنی امی کے ساتھ ... پروگرام بنائے بیٹھی تھی۔ امی الگ پریشان ہو ... "کیا اوٹ پٹانگ بولتی ہانک رہی ہو میرو!" وہ اپنی ... سکیں۔

"پھر جہلم جانے کی کیا تک ہے بھلا؟"

"یہ کیا بات ہوئی بہن جی! بچیاں کیا میکے نہیں آیا جایا کرتیں۔" عارب کی ساس برا مانتے ہوئے بولیں۔

"ضرور آتی جاتی ہیں مگر بچیاں اپنے شوہروں کے گھر بھی تو بسایا کرتی ہیں۔" وہ چپ کر گئیں قائل ہو گئیں۔ اس معاملے میں بھی ان کی ایک سننے پر تیار نہ تھیں۔

"آنٹی! میں شادی کے بعد ایک بار بھی وہاں رہنے نہیں گئی ابھی جا رہی ہوں اب ان کے ساتھ چلی جاتی ہوں بعد میں پتا نہیں موقع ملے۔ آپ کو تو پتا ہے عارب کو سسرال "جانا پسند" نہیں ہے۔" اس نے عارب کو دیکھتے ہوئے بطورِ خاص یہ جملہ جتا کر کہا۔

"ہفتہ دس دن رہنے کے بعد میں اسلام آباد چلی جاؤں گی" اس نے تسلی دی۔ حالانکہ اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا مگر وہ ان کی روانگی کے روز کوئی بدمزگی نہیں چاہتی تھی اس لیے ان کے اطمینان کے لیے یہ کہہ کر رکھ لیا۔ پتا نہیں انہوں نے یقین کیا یا نہیں مگر مزید اصرار نہ کیا۔

وہ جہلم میں جانے کیا کیا سوچ کر آیا تھا کہ اسے منانے کے لیے یہ کرے گا وہ کرے گا دل کی دل میں لے کر رہ گیا۔

"تم بہت بری ہو احریں! بہت بری۔" اس نے چپکے سے گلہ کیا۔ وہ انجان بنی تتلی کو فراک پہناتی رہی جیسے سنا ہی نہ ہو۔

"اتنی بری ہوں تو مجھ سے نفرت ہو جانی چاہیے مگر پتا نہیں کیوں یہ نفرت تم بخت ہو... اتنی بری ہو تم کہ تم سے محبت کے دعوے سے مکر جانا چاہیے محبت بھی کم بخت مکرتی نہیں۔"

اس کے لہجے میں کچھ تھا کہ تتلی کے مخملیں گالوں پر بے بی لوشن لگاتے ہوئے احریں کے ہاتھ کپکپا اٹھے۔ اس نے نظر اٹھا کے اپنے نزدیک کھڑے عارب کو دیکھا۔ صرف اس کا لہجہ ہی شکستہ نہیں تھا بلکہ وہ پورا کا پورا کھنڈر نظر آ رہا تھا۔ احریں کو اپنے اندر کچھ ٹوٹتا محسوس ہوا۔ کمزور پڑنے کے خوف نے اسے اگلے ہی

لمحے وہاں سے نکلنے پر مجبور کر دیا۔

اسلام آباد سے آتے ہوئے اس نے احریں کے دل سے تمام شکوے مٹانے کا عہد کیا تھا مگر احریں کی مزید بڑھی ہوئی اجنبیت دیکھ کے اپنے دعوے سے بے اعتبار ہو گیا۔ اسے نہ اپنے جذبوں کی رسوائی منظور تھی نہ اپنی محبت کی ذلت۔ وہ چپ چاپ اسے جہلم چھوڑ کر چلا گیا۔

ساری باتیں بنانے کے
دریا پار اتارے گے
اک دو اپنے جیسے ہی
آنگن میں مارے گے

وہ جہلم آ تو گئی تھی مگر دل سے بے چینی نہ جا رہی تھی۔

"کیا میں نے کچھ غلط کیا؟ اگر نہیں تو پھر یہ اضطراب کس لیے۔ کیوں مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے مجھ سے کوئی جرم ہو گیا ہو جیسے میں نے کسی کا دل توڑ دیا ہو کیا اس شخص کا دل [illegible] نہیں جس نے میرے من کا دل دکھایا۔"

اس نے بڑھتے ہوئے احساسِ جرم کی پشیمانی کم کرنے کے لیے دلیل دی مگر جواب میں صرف سناٹا تھا یا وہ آواز۔

"تم بہت بری ہو احریں! بہت بری۔" کسی نے بہت دکھ سے گلہ کیا۔

"ہاں، ہاں میں بری ہوں مگر صرف برُوں کے ساتھ۔ تم کون سا اچھے نکلے جس نے نکاح کے بول ادا کرنے کے چند منٹ بعد ہی بددیانتی کا مظاہرہ شروع کر دیا۔ کیا میں بھول سکتی ہوں تمہاری وہ پہلی نظریں جنہوں نے خطرے کا الارم تو تب ہی میرے دل میں بجا ڈالا تھا مگر ان کا اصل مفہوم مجھے تب پتا چلا جب شادی کی رات تم نے خود اقرار کیا کہ تم مجھ سے محبت کرتے ہو آج سے نہیں بلکہ اس وقت سے جب سے تم نے مجھے دیکھا۔ یہ سب سوچ کر کہ کوئی

نفس اس قدر مکرہ اور گھٹیا خصلت والا بھی ہو سکتا ہے کہ بیاہ میں دلہن بٹھا کے کسی اور پر نظر ڈال رہا ہو کہ کسی اور کی بھی کوئی غیر نہیں اس کی منکوحہ کی سگی بہن تھی اور وہ شاید انجیلین سب جان چکی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ہی اس کے لیے درد اس کی آنکھوں میں ٹھہرا رہتا تھا۔

کاش ایسا نہ ہوا ہوتا۔ کاش عارب مصطفیٰ! تم نے یہ سب نہ کیا ہوتا تو مجھے اپنی بہن کو دیا عہد نبھانے میں کتنی سہولت رہتی۔ امی نے تو کہا تھا اگر تم نہیں مانو گی تو وہ کوئی زبردستی نہیں کریں گی مگر میں ان کو غصہ بھی نہ دکھا سکی۔ تمہیں مجھ سے محبت ہوتی مگر ایک بیوی کی حیثیت سے۔ میرے بیوی بننے کے بعد۔ تم تو مجھے اپنے عشق کی داستانیں سنا رہے تھے جو تمہیں اپنی بیوی کی بہن سے ہوا تھا۔ اس شرمناک تفصیل کو سننے کے بعد میں تمہیں قبول کر لوں۔"

وہ کب سے روتی جا رہی ہے؟ اتنا کہ... تم نجانے کن خیالوں میں گم ہو؟" امی نے اس کے خیالات کا سلسلہ توڑ دیا۔

"سوری امی! مجھے پتا ہی نہیں چلا۔" وہ نادم ہوتے ہوئے [illegible] میں مچلتی تتلی کو لینے لگی۔ وہ کچھ دیر کھڑی اسے [illegible] کراتے دیکھتی رہیں۔

"پتا نہیں کیوں میرا دل ہولنے لگا ہے جیسے کسی نے تمہیں مشکل میں ڈال دیا ہو۔ جیسے کسی بوجھ تلے دبی ہو، فیصلے نے تمہیں [illegible] رکھا ہے۔ کہیں تم اب اپنے فیصلے پر پچھتا تو نہیں رہی ہو؟"

وہ جو تتلی کی قلقاریاں دیکھتے ہوئے اپنے پژمردہ ذہن کی تھکن اتار رہی تھی، چونک کے رہ گئی۔

"امی! آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں۔ میں نے پوری رضامندی کے ساتھ یہ ذمہ داری اٹھائی تھی۔ پچھتانے یا گھبرانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

"تو پھر مجھے ایسا کیوں لگتا ہے کہ تم خوش نہیں ہو۔ تمہارے چہرے پر خوشی کے وہ رنگ نہیں جو بیاہتاؤں کے چہروں پر ہوتے ہیں۔" تم میں وہ نکھار اور

شگفتگی نہیں جو سہاگنوں کا خاصہ ہوتی ہے۔" انہوں نے کرید کی۔

"یہ سوال آپ نے کبھی انجیلین سے کیوں نہیں کیا؟" اس کے سوال پر وہ گڑبڑا گئیں۔

"آپ کو میری ناخوشی نظر آ گئی جب کہ وہ بے چاری اکثر کہا کرتی تھی کہ بیمار بجھی بجھی سی رہنے لگی ہے۔ اس کی آنکھیں ہر وقت روئی روئی رہتی ہیں اور آپ ہمیشہ ٹال دیا کرتی تھیں میرا وہم قرار دے کر۔"

اسی وقت فون کی بیل نے امی کی توجہ بانٹ لی۔

"ہاں، سنزاد بیٹا! جیتے رہو۔"

"بس بیٹا! اب تو بالکل ٹھیک ہیں۔ ویسے ہی تو بیماری تو بچوں کو دیکھنے سے دور ہو جاتی ہے۔ تمہارے ماموں بھلے چنگے ہیں، جب سے بیٹی اور نواسی گھر آئی ہوئی ہیں۔"

"ہاں ہاں، ابھی یہیں ہے۔ تتلی کہتے ہیں۔ نہیں اصل نام تو التفات ہے۔ ہاں بھی مشکل نام ہو گیا۔ سوا کون رکھ سکتا ہے۔ ضرور بیٹا! ضرور۔ [illegible] ہے۔ ہاں ابھی کچھ روز رہے گی۔ اچھا بیٹا خدا حافظ۔ آپا کو میرا اسلام کہنا۔ آؤں گی کسی روز۔"

مسکراتے ہوئے انہوں نے ریسیور رکھا۔ احریں استعجاب سے انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔

"سنزاد کا فون تھا؟" وہ اب تک بھی حیران تھی۔ بولی۔ "پھپھو کی ناراضی ختم ہو گئی۔"

"ہاں بھئی کہاں، بار بار تو وہ ماننے سے رہیں۔"

"بار بار؟ وہ کیوں؟"

"ہاں۔ بس وہ۔" وہ ٹالنے کے انداز میں بولیں۔

"دیکھو غصہ ان کا بھی بے جا نہیں۔ مگر انہیں بھی ہماری مجبوری سمجھنا چاہیے۔ اگر تو ہم نے کسی اونچی جگہ کالج کی... سنزاد سے مالی یا تعلیمی لحاظ سے برتر رشتے کو فوقیت دی ہوتی تو گلہ بجا تھا لیکن ہم نے تو صرف بیٹی کی خواہش کا پاس کیا۔ وہ نہ ہوتی اور ایسا نہ ہوتا تو ہم نواسی کی شکل دیکھنے کو ترس جاتے اور نجانے

posted by Mina@oneurdu.com
UrduPhoto.com

کیا سلوک کیا وہ ماں کی بچی سے کیوں ٹھیک کیا نا۔"

"ہاں مگر یہ سب تو آپ ان سے بہت پہلے بھی ہو جانے پر کب تیار تھیں پھر اب یہ بہزاد کا فون آنا جانا۔"

"بہزاد بھلا لڑکا ہے اور تمہیں تو پتا ہے بچپن سے اس گھر میں اس کا آنا جانا ہے اپنے ماموں سے بہت پیار کرتا ہے۔ اسے کوئی شکایت نہیں اپنی ماں کو بھی تمہارا رہتا تھا کہ وقتی غصہ ہے اتر جائے گا۔ تمہارے ... بہت خوش ہوا، تتلی کو دیکھنے آئے گا کل یا پرسوں ... رہ گئی۔

☼ ☼ ☼

"کہاں ہیں تمہاری بیگم احمر تو بڑے دعوے کر رہے تھے آغا صاحب آپ کی بیگم کی دھاک جو ... میں پھیلی ہوئی ہے ... میری بیگم کے آتے ہی زیرو ہو جائے گی اور یہاں تم اکیلے ہی ... تمہاری بیگم اور تمہاری ننھی پری۔"

"پری نہیں آغا صاحب ... "

"ہاں یار لوہی ... خیریت تو ہے۔"

"وہاں اس کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں میں نے ساتھ لانا مناسب نہیں جانا کہیں آب و ہوا کی تبدیلی سے طبیعت مزید خراب نہ ہو جائے اس لیے وہ اپنے میکے چلی گئی ہے مگر کچھ دن کے لیے آجائے گی بہت جلد۔"

"طبیعت ..." وہ مسکرائے۔

"کہیں یہ طبیعت کی خرابی وہی تو نہیں جو ڈیڑھ سال پہلے بھی ہوئی تھی۔"

"جی نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔" وہ جھینپ گیا۔

"شرما کیوں رہے ہو اگر ایسی بات ہے تو میرا خیال ہے انہیں لے ہی آؤ تمہاری والدہ بھی ان کی نگہداشت کے بہانے انہیں چند ماہ کے لیے ... روک لیں اور تم یہاں مجنوں بنے اداس گیت گنگناتے پھرو۔"

وہ اور دوسرے کئی احباب انجبین کی حادثاتی موت اور پھر احمرین کی اس سے دوسری شادی سے انجان تھے۔ بات چھپانے کی بظاہر کوئی خاص وجہ نہیں تھی، جب وہ ابو ظہبی ... یہاں سے ایمرجنسی میں روانہ ہوا تو سب ہی جاننے والوں کو خبر تھی کہ اس کی بیوی کی ہاں چند روز میں ولادت متوقع ہے اور جب ان کے فون خیریت دریافت کرنے کے لیے اسے موصول ہونا شروع ہوئے تب تک نہ صرف انجبین کی وفات ہو چکی تھی بلکہ امی ابو احمرین کے حوالے سے نئے رشتے کی بابت آگاہ بھی کر چکی تھیں۔ ... سوچ کر اس نے صرف اپنی بیٹی کی ولادت کی خوش خبری سنائی۔

... کے بعد سب ہی نے دریافت کیا۔

"بھابھی کہاں ہیں ... کر رہے تھے اب وہ یہیں رہیں گی۔"

دراصل وہ بہت پہلے ہی فیصلہ کر چکا تھا کہ بچی بالوں ... نئے ولولے کے ساتھ خانگی زندگی کا آغاز ... کر چکا تھا کہ باپ بننے کے بعد وہ بچے اور بیوی کو لے کر یہاں آئے گا مگر قسمت کی بات تھی کہ اسے اپنے ارادے پر اس طرح عمل ... کا موقع نہ مل سکا جیسا کہ اس نے سوچ رکھا تھا۔ انجبین ... کے لیے اس کی زندگی میں ... اس نے اپنے فیصلے ... باتوں رکھتے ہوئے احمرین کے ساتھ آنے کا خواب ... لیا اسی لیے سب سوال کرنے والوں کو یہ کہہ کر ٹالا۔

"ابھی بہت چھوٹی ہے ڈیڑھ دو ماہ تک لاؤں گا۔" چالیسویں کے بعد ... جو مقرر تھا اس لیے دو ماہ تک کہا اور جب دو ماہ بعد بھی ... جواب سے اکیلے آنا پڑا تو یہ بہانہ گھڑا۔

"امی کہتی ہیں ... سردی میں اسلام آباد بچی کو لے جایا جائے، ویسے بھی تمہاری ... اکیلے بچی سنبھلتی نہیں ذرا بڑی ہو جائے پھر لاؤں گا۔"

اور اس بار آغا صاحب کے استفسار پر اس کے احمرین کی خرابی طبیعت کا ... جو جواب سنا وہ اسے

بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر گیا۔

☼ ☼ ☼

"میرو! تم تو ویسی کی ویسی ہو۔" بہزاد نے اسے دیکھتے ہی چھیڑا۔

"تو تمہارے انداز کے مطابق کیا اب تک میرے سینگ نکل آنے چاہیے تھے۔" [illegible] چپ بیٹھی تھی سوچا ہوا جواب دیا۔

"دیکھا، مزاج بھی جوں کی توں ہے۔ کند ذہنی میں کچھ اضافہ ہوا ہی ہے۔" اس نے فاتحہ پڑھنے کے انداز میں ہاتھ چہرے پر پھیرے۔

"ارے یہ ہے تمی؟" بھابھی کی گود میں [illegible] دیکھ کر وہ ایک دم اٹھا، اس کا بھرپور اشتیاق اور بے تابی دیدنی تھی۔

"یہ تو بالکل [illegible] انگبین ہے۔" اس کا لہجہ بھیگا ہوا تھا اور... شاید پلکیں بھی۔ [illegible] نظریں جھکا کے تمی کے ماتھے پر پیار کرنے لگا۔

"انگبین تمہاری بہت اچھی دوست تھی، ہے نا۔" [illegible] خیال آیا تو وہ ساری کوفت بھلائے اس کے پاس آ بیٹھی۔

"تم سے بہت سی باتیں کرتی ہوگی۔"

"یہ کیوں پوچھ رہے ہو تم؟"

"بتاؤ نا! وہ تم سے ہر بات کرتی تھی، کبھی اس نے اپنے شوہر کی کوئی بات کی؟" اس کے رازداری سے پوچھنے پر [illegible]

"انگبین میری بہت اچھی دوست تھی [illegible] سے پہلے بعد میں تو۔"

"[illegible]" اس نے برا سا منہ بنایا۔

"میں [illegible] لیکن تم یہ ساری تفتیش کس سلسلے میں کر رہی ہو [illegible]" [illegible] کے پیچھے پڑ گیا۔

"دوست تو میں تمہارا بھی ہوں، تم چاہو تو مجھ سے [illegible] تمہیں سسرال میں کوئی پرابلم ہے تو۔"

"نہیں، پرابلم تو نہیں ہے۔ بس ایک الجھن سی [illegible]" جھجکتے ہوئے بتانے لگی۔

"[illegible] سمجھنا کہ چونکہ تمہاری شادی [illegible] اس لیے میں یہ بات کر رہا ہوں لیکن سچ تو یہ ہے کہ [illegible] تمہارا وہاں شادی کرنے کا فیصلہ پسند نہیں آیا تھا [illegible] کی ذمہ داری نبھانا بھی ضروری تھا"

"دراصل انگبین کی اپنی [illegible] تھی [illegible] کی بچی کو پالوں۔"

"نہیں میرو! وہ صرف یہ چاہتی تھی کہ [illegible] بات کو" بہزاد اس کا مشکل نام [illegible] "تمہاری مشکل پسندی کی عادت [illegible] بھی نہیں گئی۔"

"بات کو بدلنے کی کوشش مت کرو۔ کیا کہہ رہے تھے تم کہ انگبین کیا چاہتی تھی، کیا تم [illegible] کہنا چاہتے ہو کہ [illegible] انگبین ضرور عارب کی [illegible] ہوگی اس لیے۔"

[illegible] اس نے طنزیہ ہنکارا بھرا۔

[illegible] جسے اس نے اپنا شوہر ہی تسلیم نہیں کیا۔ اس کی [illegible] کیا کرتی۔" احتجاج [illegible] نے کہا تا۔ "چھوڑو اس بات کو [illegible] اس کے بارے میں ایسا کچھ نہیں کہنا چاہتا جس سے [illegible] روح کو تکلیف پہنچے۔"

"بات [illegible] کرنا ہے گی بہزاد۔" وہ جان گئی کہ وہ ایسا کچھ علم رکھتا ہے جو [illegible]

"میں بد مزاج ہوں، کند ذہن ہوں [illegible] ہوں لیکن تم بھول رہے ہو کہ میں ضدی بھی بہت [illegible]"

"تو پھر سنو [illegible] تم سے عارب سے شادی کرنے کا عہد صرف اس لیے لیا کہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ تمہاری شادی مجھ سے ہو۔"

"ایسا کیوں؟" [illegible] سر جھکا کر تمی کے [illegible] ہم تک وہ مجھے چاہتی [illegible] بانہوں میں سلانے لگا جو پتا نہیں [illegible] جا رہا تھا حالانکہ وہ اجنبی چہروں [illegible] کی سوچتی تھی [illegible]

"[illegible] تم؟"

"[illegible] بھی [illegible] آیا اور میں۔۔۔ ہمیں بھی [illegible]"

"تو پھر یہ عارب بیچ میں کہاں سے شامل ہوئی اس قصے میں۔"

"ہم دونوں ہی ایک دوسرے کو چاہتے تھے مگر [illegible] کہتی تھیں، مجھے جس دن [illegible] انگبین کا ہاتھ مانگنے چلی [illegible] ملازمت کی وہ [illegible] ابھی فارغ ہی تھا کہ [illegible] جائیں گی۔ قسمت کی بات [illegible] عارب کا رشتہ اس کے لیے آگیا، وہ ہر لحاظ سے [illegible] عمدہ ملازمت، اکلوتی اولاد، مختصر [illegible] ماموں اور ممانی نے فوراً ہاں [illegible] ہمارے ہاں بیٹیوں سے [illegible] اس نے انکار [illegible] کرنا چاہا مگر جواز کیا پیش کرتی [illegible] کی حمایت کے لیے دلائل تھے۔ وہ احتجاج [illegible] نہیں کر پا رہی تھی۔ میرے بہت [illegible] بیان [illegible] وہی ہوا جس [illegible] تعلیم [illegible] امید تھی [illegible] بھی تو ابھی ملازمت [illegible] نے بن کا دل رکھنے کو دلاسا دیا کہ بہزاد [illegible] تو احمریں کے بارے میں وہ ضرور سوچیں گے۔ [illegible] انگبین کو حوصلہ ملا اور اس نے کھل کے اپنی [illegible] لیکن اس کی یہ جرأت بھی بے فائدہ رہی۔ وہ عارب [illegible] تم شاید ہاسٹل میں رہنے کی وجہ سے لاعلم رہیں۔"

"تو یہ بات تھی۔" [illegible] انگبین کا میکے آتے ہی گم صم ہو جانا [illegible] نہیں آنا۔ وہ اسے انگبین کو سسرال میں پیش آنے والے نا خوشگوار واقعات کی وجہ سمجھتی رہی۔

"اور وہ انگبین کی خراب حالت [illegible] اس روز امی اسے یہی خبر تو دے رہی تھیں کہ اس کی حالت بگڑ گئی وہ بے ہوش ہو گئی۔"

"[illegible] کا مطلب ہے کہ شادی کے بعد بھی وہ تمہیں بھلانے میں کامیاب نہیں ہوئی۔"

"کامیاب؟" بہزاد نے [illegible] جتانے والی نظروں سے گھورا۔

"میرو! ناکامی یا کامیابی کا سوال تب پیدا ہوتا ہے جب کوشش کی جائے اور انگبین نے تو سرے سے ایسی کوئی کوشش [illegible] نہیں۔"

"یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو؟"

"وہ مجھے۔۔۔ مجھے فون کرتی رہتی تھی۔" اس نے شرمندہ سا اعتراف کیا۔

"میں اسے بہت منع کرتا تھا، بہت سمجھاتا تھا۔ یہ سچ ہے کہ مجھے بھی اس سے محبت تھی، اس کا کسی اور کا ہو جانا مجھ سے بھی برداشت نہیں ہو رہا تھا۔ اگر وہ کوئی اجنبی لڑکی ہوتی تو میں زمین آسمان ایک کر دیتا۔ میرو! وہ میرے بہت پیارے ماموں کی بیٹی [illegible] خاندان کی عزت اور جب وہ اپنے سسرال سے مجھے [illegible] کرتی تو میں یہ بھول جاتا تھا کہ اس لڑکی کو میں نے چاہا ہے [illegible] ہوتا کہ میرے خاندان کی عزت خطرے میں ہے [illegible] نیک نامی پر کوئی حرف نہ آجائے، اس لیے بھی اس کی [illegible] نہ کی مگر وہ نجانے کیوں ایسی ہو گئی تھی۔ وہ تو بہت [illegible] بہت ہی میچور لڑکی ہوا کرتی تھی۔ یہ ضدی [illegible] تھا پھر پتا نہیں کہاں سے یہ بغاوت اور ضد اس [illegible] آگئی تھی۔ اسی لیے وہ اپنے شوہر کے ساتھ اس کے گھر [illegible] تھی کہ میرے پاس اس کے لیے رکھائی کے سوا اور کچھ نہیں [illegible] خائف ہو کے خود ہی مجھ سے کھنچا کھنچا رہتا ہے۔ میں تو [illegible] ہو جاتا تھا اس کی باتیں سن سن کر۔ اسے سب کچھ بھلا کر [illegible] زندگی ایمانداری سے گزارنے کا مشورہ دیتا تھا کہ نہیں

UrduPhoto.com
posted by Mina@oneurdu.com

اس کی عاقبت نااندیشی [illegible] برباد نہ کر دے لیکن پتا ہے وہ کیا سمجھی، اس نے خود ہی یہ فرض کر لیا [illegible] اب اس کے بجائے تم میں انٹرسٹڈ ہوں۔ ہماری شادی [illegible] کے لیے شاک تھی، شاید اسے پکا یقین ہو گیا [illegible] تم سے شادی کرنے پر صرف اسی کی وجہ سے تیار ہوا [illegible] ان کے اکلوتے بھائی ہیں، کہیں میرا انکار دونوں کے تعلقات میں [illegible] پیدا نہ کر دے۔ لیکن وہ کچھ اور ہی سمجھی اور مجھ سے بدلہ لینے کی خاطر [illegible] مجھے تم سے شادی کرنے سے روکنے کی خاطر تمہیں اپنے عہد [illegible] کس قدر غلط اندازہ لگایا اس نے میرے بارے میں۔

”[illegible]“ وہ گم صم بیٹھی خلا میں دیکھ رہی تھی سب کچھ اس کے گمان سے [illegible] تھا، بہزاد کی بات پر اس کی چپ ٹوٹی۔

”ہاں ہم کتنے غلط اندازے لگاتے ہیں اور [illegible]“ وہ اس کی گود میں سوئی ہوئی تتلی کو نرمی سے اپنی گود میں [illegible] ہوئے اندر لٹانے چلی گئی۔

”بہزاد نہ بتاتا تو شاید میں [illegible] اور بے چارگی کے بدلے اس [illegible] قصور [illegible] مگر اکیلا نہیں [illegible] اگر وہ بددیانت تھا تو خیانت تو [illegible] نے بھی کی۔ بیوی ہوتے ہوئے پرانی محبت سے تعلق برقرار [illegible] پھر اب میں کس لیے بدلہ لوں، کس لیے خود کو [illegible] مجھے ہی تو مل رہی ہے۔ زمانے بھر کی نظروں میں [illegible] اور تتلی کے ساتھ بھی انجانے میں ناانصافی ہو رہی ہے۔ [illegible] اور صرف میری وجہ سے وہ اپنے باپ کی شفقت سے محروم [illegible]“

خود احتسابی [illegible] اسے احساس دلایا کہ وہ ایک بے مقصد جنگ لڑ رہی ہے۔

☆ ☆ ☆

اور اس [illegible] نے اور اس پر لکھے چند الفاظ نے اس کو فیصلہ کرنے میں مدد دی [illegible] بہزاد سے بات ہوئی تھی، یہ تین دن اس نے خود سے الجھتے ہوئے گزارے تھے۔ ایک طرف اس بات کی شرمساری تھی کہ [illegible] کیے گئے ان مظالم کا حساب لینے کی کوشش [illegible] دوسری طرف یہ خیال بھی [illegible] ہے وہ خود بھی ایک قبیح حرکت کا مرتکب ہو چکا ہے۔ لیکن آج جب بھابھی نے اسے ایک [illegible] لفافے میں [illegible] کارڈ اور سفید گلابوں کا بوکے تھمایا یہ کہہ کر کہ۔

”تمہارے لیے کوریئر سے آیا ہے۔“

تو وہ فوراً بھانپ گئی کہ یہ پیش قدمی عارب کی جانب سے ہوئی ہوگی۔ اس نے بوکے تتلی [illegible] کے پاس رکھا اور کارڈ کھولا [illegible] رائٹنگ میں وہ نظم اسے کچھ یاد دلانے لگی [illegible]

کیسے اتروں پار
بادل بادل تیری آنکھیں
دریا دریا خواب
کیسے اتروں پار
[illegible] جانب پھیل رہی ہے کاجل کی آواز
میرے [illegible] والی کو
اس کی سندر [illegible]
مجھ پر اپنی پلکیں کر دے
اے سندر متوالی آنکھوں والی نار!
اپنی [illegible] مجھ سے پہلے میرے لے لے
بس اتنا بتلا دے
کیسے اتروں پار
بادل بادل تیری آنکھیں
دریا دریا خواب

احریں نے کارڈ واپس لفافے میں رکھا اور تتلی کے کٹ کے پاس آ کھڑی ہوئی۔ نرم انگلیوں سے [illegible] گال سہلاتے ہوئے اس نے نظر بھر کے تتلی کو دیکھا۔

”کیسے اتروں پار، کیسے اتروں پار [illegible]“ اس کے اندر باہر ایک ہی تکرار ہونے لگی۔

[illegible] کہیں مجھے بھی اس موڑ پر نہ لے آئے جہاں [illegible] اس کی ضد۔ محبت تھی اور [illegible] اور ضد کوئی بھی ہو، دیتی تو بری ضد [illegible] نفرت۔

[illegible] ہرگز نہیں جیسی کہ نظر آتی ہے ہر [illegible] کمزوری ہوتی ہے۔ وہ بہن جسے میں [illegible] کرتی رہی [illegible] کیا تا عارب مصطفیٰ اچھا شوہر اچھا بھائی نہ ہو مگر ایک اچھا [illegible] مجھے تتلی [illegible] دوغلی زندگی جینا ہی پڑے گی۔

[illegible] فیصلہ کن نتیجے پر پہنچ گئی۔

☆ ☆ ☆

”گلی میں آج چاند نکلا۔“

[illegible] کا خوبصورتی سے آراستہ کشادہ ڈرائنگ روم اس وقت [illegible] آغا کی سریلی آواز سے گونج رہا تھا۔ داد دینے والوں میں [illegible] انداز بیگم پیش پیش تھیں [illegible] سے تین بچوں کی ماں [illegible] تھیں۔ ان کی بڑی بیٹی گیارہ سالہ سدرہ کی گود میں [illegible] بھر رہی تھی۔ سدرہ، چاکلیٹ کینڈی [illegible] کے اس کے منہ میں ڈالتی اور وہ [illegible] چٹخارہ لینے کے بعد [illegible] کے لیے [illegible] عارب ساری گہما گہمی سے بے نیاز [illegible] میں کھویا ہوا تھا اور احریں حیرت و دلچسپی سے یہ ساری [illegible] رہی تھی۔

اس کے اچانک بغیر اطلاع [illegible] کے فیصلے پر اسے خود جی بھر کے غصہ آیا، جب [illegible] اسی وقت سامنے کے فلیٹ سے نکلیں [illegible] حاصل ہوا اور وہ [illegible] بلڈنگ میں ہاتھوں ہاتھ لی گئی۔ اسے یہ جان کر اچھا [illegible] وہاں وہ سب ہی انجبین کی وفات سے لاعلم تھے، نہ ہی کوئی یہ جانتا تھا کہ وہ عارب کی [illegible] بیوی ہے۔

”بھئی بہت دیر [illegible] نے بچی پالنا سیکھنے میں۔“

”جی کیا مطلب؟“

”مطلب یہ کہ جب عارب نے خوشخبری سنائی

UrduPhoto.com
posted by Mina@oneurdu.com

وہ جلد ہی پاپا بننے والا ہے [illegible] ہم تمہاری آمد کے منتظر تھے۔ اس کا بھی یہی کہنا تھا کہ اب [illegible] کے ساتھ سیٹ ہونا چاہتا ہے لیکن بعد میں تمہارے نہ آنے کی وجہ اس نے ہمیشہ یہی بتائی کہ تم سے اکیلے بچی نہیں سنبھالی جاتی۔"

"جی۔ بس۔ وہ [illegible]" وہ اس سے زیادہ کچھ کہہ نہ سکی۔ خاصی تقویت ملی تھی یہ سن کر کہ عارب [illegible] کو یہاں لانا چاہتا تھا۔

"تو اس کا مطلب ہے کہ اس کی جانب سے پوری پوری [illegible] تھی فاصلے مٹانے کی۔"

فوراً "عارب کو فون [illegible] آنا" فاناً "شام کو ویکم پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ عارب نے [illegible] ڈنر کا انتظام کیا اور تقریباً سب نے ہی ایمرجنسی کے [illegible] خوبصورت تحائف سے لاد دیا۔ رات بارہ ساڑھے بارہ کے [illegible] سب چلے گئے تو اس نے گھر کا تفصیلی جائزہ لیا۔ واقعی عارب [illegible] اس نے گھر کا چپہ چپہ سجا رکھا تھا۔

"یہ گھر ہے احرین! جہاں تم قدم رکھو گی تو یہ جنت بن جائے گا ورنہ کھنڈر۔۔۔" اسے یاد آیا۔

"اور [illegible] نے اسے کھنڈر بننے سے بچا لیا مگر کیا واقعی میں اسے جنت بنا پائی ہوں۔"

"احرین۔۔۔!"

اس نے پلٹ کے دیکھا' بیڈروم کے دروازے میں [illegible] اسے پکار رہا تھا۔ جھجکتے ہوئے وہ قدم بڑھانے لگی [illegible] داخل ہوتے ہی ٹھٹک کے رک گئی۔ اس کی قد [illegible]

"میں تم سے یہ نہیں پوچھوں گا احرین! کہ تم نے یہاں آنے کا فیصلہ کس کے کہنے پر کیا مگر میں تمہارا [illegible] ضرور ادا کروں گا۔ تم نے میرے لیے اپنے دل میں کچھ تو گنجائش پیدا کی۔"

"یہ خوش فہمی کس لیے ہوئی آپ کو؟"

لوگ کہتے ہیں تو اب بھی خفا ہے مجھ سے
تیری آنکھوں نے تو کچھ اور کہا ہے مجھ سے

وہ اس کے نزدیک دوزانو بیٹھتا ہوا شعر گنگنانے لگا۔

"شاعری سے خاصا شغف ہے آپ کو۔" وہ [illegible] ادھر ادھر کی بات کر رہی تھی شاید اپنی بے چینی پر قابو [illegible]

"اور [illegible] ازخود پیدا ہو گیا۔ جب [illegible] تمہیں پہلی بار دیکھا تب میں [illegible]

"پلیز۔" اس کا چہرہ سفید پڑ گیا۔ "پلیز یہ ذکر مت چھیڑیے۔ وہ میرا ماضی تھا کہیں اس کا فیصلہ پھر سے نہ بدل جائے۔"

"نہیں احرین! [illegible] میں نے ہمیشہ تمہاری سنی' [illegible] سننے سے انکار کر دیا' لیکن آج ایسا نہیں ہو گا۔ تمہاری نفرت [illegible] ہے کہ میں ایک بدکردار انسان [illegible] گناہ گار ہے [illegible] کسی کی محبت کا ذکر کیا تھا اور تم بدظن [illegible] شاید میں اتنا کمینہ فطرت ہوں کہ دولہا بن کے پہلے دلہن بٹھا کے کہیں اور نظر بازیاں کر رہا ہوں' یہی بات [illegible]

[illegible]

"اصل بات سے تم ناواقف ہو احرین! [illegible] نظر میں تم سے محبت ضرور کرنے لگا تھا [illegible] تب بھی جب نہ میں تمہیں جانتا تھا' نہ تم مجھے۔"

"کیا؟ [illegible] ہم پہلے کبھی نہیں ملے۔" وہ حیران ہوئی۔

"شاید تمہیں یاد نہ ہو مگر وہ سفر میری زندگی بدل گیا تھا۔ لاہور سے اسلام آباد جانے والی کوچ میں تم جہلم تک کے لیے [illegible] ہوئی تھیں۔ سحری کا وقت تھا' تمہارے ساتھ [illegible] تھی' تم نے راستے میں موبائل پر بات بھی کی تھی [illegible] اور تب میں تمہارے نام "میو" سے واقف ہوا تھا۔ وہ سفر ختم بھی ہو گیا' تم واپس چلی بھی گئیں اور میں۔۔۔ میں پتا نہیں کیوں [illegible] کی سوغات لیے بیٹھا رہا۔ یقین کرو احرین! میں تب سے [illegible] عشق میں [illegible] ہوں۔"

[illegible] یقین کر رہی تھی اسے یقین کرنا ہی تھا۔ لہجہ بھی [illegible] اور لفظ بھی [illegible] تمہیں کھوجنے کی کوشش کی مگر [illegible] امی کے مجبور کرنے پر میں نے شادی [illegible] ہی اپنے دل کو پابند کر ڈالا کہ اب [illegible] ملنے والے ہزاروں [illegible] کھوجنے کی [illegible] والے گا۔ یہ [illegible] تلاشنے کی عادت [illegible] میں بھی [illegible] لگاتے ہوئے میرے گمان میں [illegible] کیا امتحان لینے والی ہے۔ تم [illegible] تلخ بھی تھی اور تکلیف دہ بھی مگر حقیقت کو تسلیم کر لینے کے [illegible] حقیقت [illegible] اور چارہ نہیں تھا۔ احرین! [illegible] چیز ہوتی ہے [illegible] اور بڑی ظالم چیز ہوتی ہے۔ ہر بار [illegible] نہیں ہٹتا۔ اس کی بے باکیوں [illegible] تمہارا سامنا کرنے سے کتراتا تھا اور [illegible] وقت تو برے گلے کرتی تھیں [illegible] ہو جاتے [illegible] نظر بازیوں کا بے محابا الزام [illegible] بعد میں مجھ پر [illegible] تمہیں وہ سب یاد نہیں رہا۔"

[illegible] استحقاق بھری ڈانٹ پر وہ خجل ہو کے [illegible] مسکراہٹ کو چھپانے لگی۔

"میں تو اسی کوشش میں تھا [illegible] سامنا کم [illegible] اس کے [illegible] لیے تھا۔ میرا دامن بالکل صاف ہے اور کردار [illegible] رشتوں پر آنچ نہیں آنے دی' یہ میں [illegible] کہتا ہوں۔ [illegible] غلطی ہوئی کہ جذبوں کے [illegible] بے ساختہ اظہار میں ذرا زیادہ [illegible] سے کام لیا۔ [illegible] تمہیں یہ سب حقیقت [illegible] ہوش ہی کہاں تھا۔ اچانک ملنے والی خوشی نے [illegible] رکھا تھا اور ویسے بھی میں نے اسی رات کہا [illegible] تو نام ہے کہ۔۔۔

بہت قریب سے دیکھیں تو منظر پھیل جاتے [illegible]"

"دونوں [illegible] نے بات کاٹی۔

"آپ نے کچھ اور کہا تھا۔" اس نے [illegible] تصحیح کی۔

"بہت نزدیک سے دیکھیں تو چیزیں پھیل جاتی ہیں۔"

"بہت اچھے۔۔۔ احرین عارب مصطفیٰ! آپ تو بہت [illegible] نکلیں۔ کہاں اتنی بے گانگی کے مظاہرے اور کہاں یہ عالم کہ ہمارے لفظ تک اپنے اندر اتار رکھے ہیں۔" اس کے چھیڑنے پر وہ سرخ ہو گئی۔ عارب نے ہنستے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما۔

"تو بات ساری یہ ہے احرین بیگم! کہ ہم سب اپنے اپنے نظریے سے بات کو دیکھتے رہے' تمہارا تو پتا نہیں۔ میرا عالم تو [illegible] ہے کہ۔۔۔

میرے چار سو دو جھیل سی آنکھوں کا [illegible]"

"اور عارب مصطفیٰ!" اس نے اپنے ہاتھ پر رکھے اس کے گندمی ہاتھ پر اپنا دایاں ہاتھ ہولے سے رکھا۔ "بے فکر رہیے' یہ بسیرا اب مستقل رہے گا۔"